کتاب تواریخ المسیح

کا

پہلا حصہ

نسب نامۂ عالی کے بیان میں جسکو ریورنڈ مولوی
عماد الدین لاہز ڈی ڈی نے فائدہ عام کیلیے بمقام
امرتسر سنہ ۱۸۹۲ء میں لکھا۔ اور ریلجس بک سوسایٹی پنجاب
کی طرف سے

امرتسر نیشنل پریس میں چھپا
سنہ ۱۸۹۳ء

کتاب تواریخ المسیح

کا

پہلا حصّہ

جسمیں مسیح یسوع۔ خداوند جل شانہ کے نسب نامہ عالی کا اور اباو اجداد کا

بیان ہے

دیباچہ

خدائے برحق وحدہ لاشریک لہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کی تمجید کے بعد بندہ راقم **عماد الدین لاہز** بخدمت ناظرین اہل فکر یوں عرض کرتا ہے کہ ہمنے بہت غور اور فکر کے بعد کلام اللہ کا حاصل یہی پایا ہے کہ انسان کے لیئے نجات اور حیات اور سعادت ابدی حاصل کرنے کے واسطے صرف یہی ایک بات ہے کہ ہم سب خداوند یسوع مسیح کو واقعی اور صحیح طور پر بایمان بموجب ہدایت کلام اللہ پہچانیں کیونکہ فی الحقیقت صداقت ابدی کا حصول صرف اُسی کی شناخت پر موعود اور موقوف ہے (یشعیا ۵۳ ب ۱۱۔ یوحنا ۱۷ اس ۳) اور اِسلیئے بھی کہ بعض آدمی مسیح سے ناواقفی کے سبب مسیحیت کے خلاف واہی تباہی خیالات میں پھنسے ہوئے مرجاتے ہیں وہ محتاج ہیں کہ اُنھیں مسیحی دین بصحت و ترتیب سکھلایا

اور وہ لوگ جو بیبل کے مخالف ہیں خواہ صاف و صریح طور سے مخالفت کریں یا کسی غیر راہ کے تابع ہو کے بظاہر آپ کو بیبل کا مومن کہیں اور در پردہ مخالف ہوں اور اُس کے مضامین کو اپنی پوشیدہ غرض کے مناسب الٹ پلٹ کے بیان کریں وہ سب غلطی اور گمراہی میں ہیں وہ ہرگز پاک مراد کو نہ پہونچیں گے۔ اُن کی غلطی اور خطا دریافت کرنے کے لیئے جو عمدہ طریقہ ہے ناظرین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ اُن کے اصول کو دیکھنا چاہیئے جن اصول پر وہ قایم ہو کے بولا کرتے ہیں اکثر وہ اصول غلط یا مرتنا طلب ہوتے ہیں اور جن اصول پر بیبل کی تعلیم قایم ہے اُن کی طرف سے وہ چشم پوشی کیا کرتے ہیں صحیح تجربہ کاری کے بعد محققان حق کو بھی ہمیشہ ثابت ہوتا رہا اور ثابت ہے اور ثابت ہوتا رہیگا کہ وہی اصول صحیح اور برحق ہیں جو بیبل کے اصول ہیں اور اُنہیں پر انسان کی بہبودی کا دائرہ قایم ہے۔

ہم بھی جب مسیحی نہ تھے حقیقت سے ناواقف انسانی اور نفسانی اصول کے پنجا میں پھنسے ہوئے تھے جب بیبل شریف کے صحیح اصول کا انکشاف ہم پر ہوا تب ہمارے باطل اصول خود بخود ٹوٹ گئے اور ہم نے اُن سے نجات پائی اور ہم رسولوں اور نبیوں کے ساتھ اتفاق کر کے بیبل کے تابع ہو گئے اور اب ہم ہر حال میں اپنی خواہشوں اور خیالات کو بیبل کا مطیع کرتے رہتے ہیں اس لیئے

جائے۔ اِس بنیاد پر میں نے ارادہ کیا کہ بفضل الٰہی طالبانِ حق اور عام بھائیوں کو فائدہ رسانی کے لیئے صاف سلیس طور پر خداوند مسیح کی کیفیت اور اُس کے دین کا ضروری بیان چند رسالوں میں لکھ کر پیش کروں پس میں نے اس کتاب کا لکھنا شروع کیا اور اِس کا نام **تواریخ المسیح** رکھا جس کے چند حصے جدا جدا طبع ہوں گے اور وقتاً فوقتاً نکلیں گے ان شاء اللہ العلی العظیم۔

پس اُن رسالوں میں سے یہ پہلا رسالہ ہے اور اِس میں خداوند یسوع مسیح جل شانہٗ وعم نوالہٗ کے سلسلہ نسب عالی کا بیان ہوا ہے ناظرین اگر چاہیں رسالوں کو جمع کرتے جائیں تا آنکہ کتاب تمام ہو فقط

تمہید راہِ حق کے بیان میں

راہِ حق یعنے وہ سچا راہ جو حق تعالےٰ سے ملاپ کا راہ ہے وہی ایک راہ ہے جو بیبل شریف نے دکھلایا ہے۔ اور بیبل شریف کی بابت کہ وہ خدا کی کتاب ہے اور کیسی کتاب ہے اور اُس میں کیا کچھ لکھا ہے رسالہ کوائف الصحایف میں لکھ چکا ہوں اِس جگہ اتنا کہنا کافی ہے کہ یقیناً دنیا میں صرف وہی کتاب ہے جو روشنی بخش ہے اور اُسی کے مومن جو مسیحی کہلاتے ہیں راہِ حق پر ہیں اور خدا تعالےٰ کا وہ خاص فضل جو نجات کا نفس یا قرب الٰہی حاصل کرنے کا فضل کہلاتا ہے صرف اُنہیں لوگوں کو حاصل ہے جو بیبل کی بتائی ہوئی راہ پر چلے جاتے ہیں۔

ہیں اور جائیں گے کیونکہ وہ راہ دنیا کے شروع سے بتدریج جلوہ نما ہے۔ اور
وہ راہ خدا سے نکالی ہوئی راہ ہے۔ کسی مخلوق کی خواہ آدمی ہو یا فرشتہ طاقت
اور لیاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے سے نادیدہ خدا تک راہ نکالے کیونکہ وہ
نہیں جانتا کہ خدا کہاں ہے اور کیسا ہے اور کیا چاہتا ہے اور کہ میں کیونکر
اس تک پہونچ سکتا ہوں یہ باتیں خدا ہی بتلاوے تو معلوم ہو سکتی ہیں
اور جب اس نے بتلائیں تو راہ اس کی طرف سے نکلی نہ کسی مخلوق کی
طرف سے۔

اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی بنی نوع انسان کے لئے خدا تعالی
چند متضاد راہیں بتلاوے ورنہ مسافر جھگڑوں میں پھنسیں گے اور
وہ خود متضاد راہوں کا ہادی ہو کے نہ صادق القول رہے گا نہ معتبر
جو عقلاً بھی اس کا خاصہ ہے

اب یہ متضاد راہیں جو دنیا میں بے شمار دیکھ رہے ہو یہ سب آدمیوں
سے ہیں نہ خدا سے۔ خدا نے تو اپنے کلام مجید میں ایک ہی راہ
دکھلائی ہے اور اسی راہ سے سب رسول اور نبی اور مومنین جان نثاری
کرتے ہوئے چلے گئے ہیں اور ہم مسیحی اسی راہ سے چلے جاتے ہیں
اس بات کی صحیح توضیح اس رسالہ میں پاؤ گے

دیکھو خداوند مسیح نے کیا فرمایا ہے (یوحنا ۱۴-۶) راہ اور حق اور

کہ ہمیں بیبل میں اپنی روح کے لیئے مائدہ نظر آتا ہے کسی مخالفت کی اب ٹیڑھی
بات ہم نہیں سنتے جیسے رسول نے کہا کہ آپکو اس ٹیڑھی قوم سے بچاؤ
(اعمال ۲-۴۰) جو کوئی بیبل کے خلاف بولتا ہے اُس کے قدم ابدی موت
کی طرف ہیں اور وہ آدمیوں کی روحوں کو موت کی طرف کھینچتا ہے۔
اب جو کوئی ہمارے ساتھ چلنا چاہے اُن میں سے نکل آوے اور مسیحی کلیسیا
میں داخل ہو ورنہ اُس کو اپنی جان کا اختیار ہے جو چاہے بولے جو چاہے کیا کرے
ہمیں تو وہی سیدھی راہ یا صراط مستقیم پسند ہے اور ہم اُسی راہ کے حمایتی
اور مسافر بھی ہیں جو سب نبیوں اور بزرگوں کی راہ تھی اور ہمیں یقین ہے
کہ جہاں وہ سب گئے ہم بھی وہاں پہونچیں گے کیونکہ اُن کی اور ہماری ایک
راہ ہے اس لیئے منزل مقصود بھی ایک ہی ہوگا
ہم نہیں چاہتے کہ کسی غیر راہ سے چلکے کسی غیر جگہ میں جہاں اغیار
بیٹھے ہوئے ملیں گے پہونچیں ہمیں تو اُن کی صحبت اور رفاقت سے دنیا
ہی میں نفرت ہے اور نبیوں اور بزرگوں سے جو ہر زمانہ میں خدا کے گواہ
تھے محبت اور اُنس ہے۔
دنیا میں کبھی کبھی ایک خاص مقام کے لیئے چند راہیں ہوتی ہیں لیکن خدا
کے گھر میں داخل ہونے کے لیئے صرف ایک ہی راہ ہے ہر زمانہ اور ہر سمت اور
ہر قوم کے لوگ جو وہاں گئے ہیں اُسی ایک راہ سے گئے ہیں اور جاتے

حق کی راہ

اس لیئے ہم کہتے ہیں کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے اور جب وہ
سچا ہے تو اُس کو چھوڑ کے دوسری راہوں سے چلنے والے ضرور
کسی اور جگہ میں پہونچیں گے نہ خدا کے پاس خدا کے پاس صرف
وہی لوگ پہونچیں گے جو یسوع مسیح میں ہو کے اس جہان سے
اُٹھ جاتے ہیں

پس وہ ایک راہ جو خدا سے ہے اور بائبل شریف دکھلاتی ہے اور
جس میں ہو کے متقدمین پہونچے اور متاخرین چلے جاتے ہیں وہ یہی
یسوع مسیح خداوند ہے یعنے اُس کی ذات راہ ہے نہ صرف تعلیم
دنیا میں جس قدر راہیں دیکھتے ہو یا تو مردہ مٹی کی ہیں یا باطل اور
مردہ خیالوں کی راہیں ہیں - مگر یہ راہ جو آسمان سے ہے ایک
ازلی اور ابدی زندہ شخص ہے جو اپنے کفارہ کی تاثیر سے آدمی
کو خدا کا مقبول بناتا اور اُس کو گناہ کی نسبت مردہ سا کر دیتا پھر
اپنی زندگی سے اُس کو زندگی بخشتا اور وہ راستبازی میں زندہ
ہوتا اور یوں اُس میں تبدیل پیدا کر کے اُس کو اپنے میں ملا لیتا
اور وہاں لے جاتا ہے جہاں آپ ہے اس بیان کو اس کی جگہ میں
مفصل سنو گے

مسیح کی نسبت عہد عتیق میں بہت کچھ لکھا ہے جس کے بیان کی

زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ کے باپ پاس آ نہیں سکتا = یہ ہمارے خداوند کا دعوے ہے اور ایسا سچا دعوے ہے کہ جو کوئی کلام اللہ سے اور مسیح خداوند کی کیفیت سے واقف ہے وہ بلاحجت سر جھکا کے اس دعوے کو قبول کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خداوند آمنا وصدقنا کیونکہ یہ دعوے کامل دلایل کے ساتھ ہے دعوے بے دلیل نہیں ہے یا پھر دلیل کے ساتھ نہیں ہے بلکہ سواٹھارہ برس تک اس دعوے پر آسمان سے دلیلوں کا مینھہ برسا ہے اور اب تک برس رہا ہے = یادداشت کے لیئے دو دلیلیں حفظ رکھنا چاہیئے اوّل آنکہ مسیح کی ذات پاک میں اس رتبہ اور اس عالی درجہ کی لیاقت اور قابلیت موجود نظر آتی ہے جس کا انکار طالب حق جو واقف ہے نہیں کر سکتا کیونکہ مسیح کی تواریخ جو فی الحقیقت سچّی تواریخ ہے اور اناجیل میں اُن سے لکھی گئی ہے جو اُس کے ساتھ تھی مسیح کو اُسی عالی درجہ کا شخص ثابت کرتی ہے اور ایسی لیاقت اُس میں بخوبی دکھلاتی ہے دوئم آنکہ آدم سے لے کے ظہور مسیح تک تمام نبی اور سب مومنین مسیح موعود پر آسرا بھروسا بموجب ہدایت الٰہی کے دکھلا رہے ہیں اور اُسی کے نمونجات کو عمل میں لاتے ہوئے دنیا سے گئے ہیں = تنہا یہی شخص اُن کے لیئے بھی راہ تھا یا نہیں اس کا جواب بانصاف اپنے دلوں میں خدا کو

پشتیں ہیں پس نوح کے اوپر والے اباء نے جب اپنے نسب نامہ کی حفاظت
کی تھی تب ہی تو نوح کو اپنی دس پشتوں کا نسب نامہ پہونچا ہے بلکہ گذشتگان
کی عمریں اور کچھ کچھ کیفیت بھی جو کتاب پیدائش میں مرقوم ہے نوح کے نسب نامے
سے جو موسے کو بوساطت ابراہیم پہونچا ہے ماخوذ معلوم ہوتی ہے۔ بعد
طوفان کوئی بیٹا نوح کے گھر میں پیدا نہیں ہوا صرف وہی تین بیٹے تھے جو کشتی
سے آئے تھے اُنہیں سے تمام دنیا آباد ہوئی ہے اور اُن تین بیٹوں کی کئی کئی
پشتوں کا ذکر بھی کلام اللہ میں ہے اور وہی لوگ تمام دنیا کے جدّ اعلیٰ ہیں جو
نوح کے پوتے اور پڑپوتے کہلاتے ہیں پس تمام اقوام دنیا کی جڑیں تو بائبل شریف
نے صاف صاف بتلادی ہیں لیکن سب قوموں نے اپنے اپنے نسب ناموں
کی حفاظت نہیں کی اور سب کو اس امر کی کچھ ضرورت بھی نہ تھی ہاں جہاں اس
امر کی ضرورت تھی وہاں اُسکی حفاظت اُس سے ہوئی جسکی آنکھ اوّل سے آخر
تک سب کچھ دیکھتی ہے اور وہ منتظم حقیقی ہے اُسکو منظور تھا کہ مسیح کے نسب نامہ
کی حفاظت کرے اور اُس سے بھی ہمیں بہت کچھ سکھلادے اور خداوند یسوع مسیح
کو مسیح موعود ثابت کرے

ابراہیم نے اپنے نسب نامہ کی جو اُسے اباء اولین سے پہونچا اچھی حفاظت
کی بلکہ سب وعدے کے فرزندوں میں نسب کی حفاظت ہوئی وعدہ
پہلا آدم سے ہوا تھا۔ اور ابراہیم سے آدم تک جو سلسلہ عالی ہیں اباء ہیں

گنجایش اس رسالہ میں نہیں ہے حسب موقع وہ سب بیان آنے
پر ہیں اس وقت صرف اُس کے نسب نامہ پر ذکر ہوتا ہے کیونکہ وہ
اُسی نسب نامہ میں موعود تھا جس نسب نامہ سے آیا ہے فقط

پہلی فصل

یہود کے نسب نامجات کی کیفیت

تمام دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں ہے جس میں یوں نسب نامے لکھے گئے
ہوں اور اُن نسب ناموں کی یوں حفاظت ہوئی ہو جیسے یہودیوں میں
ہوئی ہے اور وہ بھی ایک وقت تک ساری قوم یہود میں باحتیاط تمام
ابراہیم کے وقت سے یروشلم کی آخری بربادی تک کہ رومیوں کے
ہاتھ سے ہوئی ہے ہر ایک گھرانا اپنا اپنا نسب نامہ رکھتا تھا بلکہ ایک خاص
وقت تک خداتعالے کی طرف سے بوساطت انبیاء اُن کے نسب ناموں
کی حفاظت کلام اللہ میں ہوئی ہے

—— اور کلام اللہ سے یہ ظاہر ہے کہ نسب نامے رکھنے کا دستور شروع
سے ہے نوح نے اپنا نسب نامہ آدم تک دکھلایا ہے کہ صرف دس

باندی زادوں کو نکالا تھا کہ اسحاق کے ساتھ وراثت میں دعویدار نہوں اگرچہ وہ اسی کے نطفہ سے اور اسی کے فرزند تھے تو بھی غیر قوموں میں شامل سمجھے گئے ہیں

ابراہیم کی تیسری پشت میں یعقوب پیغمبر جب معہ گھرانے مصر میں آیا تب اسکی اولاد کا شمار ہوا کہ صلبی اشخاص ستر تھے اور بعض فرزندوں کی زوجات کہ غیر نسب کی بیٹیاں تھیں ملا کے اور یوسف کو معہ گھرانا الگ کر کے سب داخلین مصر یعنے کل جانیں ۷۵ تھیں (پیدیہ ۴۶-۲۶ و اعمال ۷ - ۱۴) وعدہ ابراہیمی کے دن سے ڈیڑھ سو برس بعد اور مصری سکونت سے ۲۵۰ برس بعد یعنے چار سو برس بعد اور وعدہ بشارتی سے ۴۳۰ برس بعد۔ جب مصر سے نکلے اور میدان سینا میں آئے تو وہاں سب کے نسب نامے دیکھے گئے تھے (گنتی ۱ - ۱ سے ۱۸) اور پھر اس معاملہ کے ۲۸ برس بعد مواب کے میدان میں آکے انکے نسب ناموں کی پڑتال ہوئی کیونکہ بعض غیر قوم مصر سے انکے ساتھ نکل آئے تھے اور خدا کے لوگوں کے ساتھ ساتھ چلتے تھے (گنتی ۲۶ باب) اور جب ملک کنعان میں آکے میراث پائی تو زیادہ ضرورت ہوئی کہ نسب نامے خوب محفوظ رہیں تاکہ مقدمات دیوانی کے وقت کسی قطعہ زمین کے وارث ثابت ہوں اور اگر کسی کی زمین بحالت غریبی فروخت ہو جائے تو یوبل کے سال میں اسکی نسل کا گرا پڑا آدمی اُٹھے اور اپنا نسب نامہ دکھلا کے بایع کی

وہ سب وعدے کے فرزندوں میں سے ہیں اُنہوں نے نسب نامہ کی حفاظت
کی جب خدا نے ابراہیم سے وہی پورانا وعدہ نئے طور سے کیا کہ میں تیری اولاد
کو جو اسحاق سے پیدا ہوگی مُلک کنعان میراث میں دونگا اور کہ دنیا کی ساری
قوموں کو برکت دینے والا شخص تیری نسل سے نکلیگا (پیدا ۱۷-۸ و ۲۲-۱۸)
تب سے صرف بنی اسحاق نے اپنے اوپر فرض سمجھا کہ اپنے نسب ناموں کی حفاظت
کریں جو لڑکے ابراہیم کی باندیوں سے پیدا ہوئے تھے اُنہوں نے بھی اپنے
نسب ناموں کی حفاظت نہیں کی اور اُن میں سے جو اَب دنیا میں ہیں کسی کے
پاس نسب نامہ نہیں ہے اور نہ کبھی تھا چنانچہ محمد صاحب کا نسب نامہ بھی ابراہیم
تک ہرگز ثابت نہیں ہے عرفاً وہ اولاد اسماعیل سے مانے جاتے ہیں اس کا
سبب یہی ہے کہ اُنکو خوب معلوم ہوگیا تھا کہ میراثِ موعودہ میں اُنکا کچھ حصہ
نہیں ہے اور نہ برکت دہندہ اُن میں سے ہے جب خدا تعالےٰ ملک موعودہ
دے گا تو صرف بنی اسحاق کو دے گا نہ اُنکو جو باندی زادہ ہیں (پیدا ۲۱-۱۰ و
۱۲ و ۲۴-۳۶ و ۲۵-۵ و ۶)

بنی اسحاق نے زیادہ تر بامید میراث اپنے نسب ناموں کی حفاظت
کی ہے تاکہ جب ملک موعود خدا تعالیٰ اُنکو دے اور تقسیم میراث کا وقت آوے
تو اُنکی اولاد میں سے کوئی گھرانا محروم نہ رہ جائے اور کوئی غیر قوم اجنبی نسل کا شخص
بنی اسحاق بن کے قوم میں نہ گھُس آوے ۔ اور خود ابراہیم نے اسی مراد سے

ہوگیا ہے کیونکہ حقیقی مسیح جسکے لیئے نسب ناموں کی حفاظت دنیا کے
شروع سے چلی آئی ہے وہ ہمارا خداوند یسوع ہے جو اُسی وقت میں آگیا تھا
جبکہ سب یہودیوں کے نسب نامجات بصحت اور بادلایل موجود تھے پھر اُسکے
آجانے کے بعد کچھ حاجت نسب ناموں کی نہی سچّے ایماندار جو ابراہیم کی روحانی
نسل ہیں حقیقی کنعان یعنے آسمان میں میراث پانے لگے اور یہودیوں کا دنیاوی
کنعان غیر قوموں کو دیا گیا کہ ۱۲۶۰ یوم تک اُنسے پامال ہو اور یہ عرصہ مسیح
کی آمد ثانی تک کا ہے الہی حساب میں

(ف) یہ بھی مناسب ہے کہ اسرائیلی نسب ناموں کی کیفیت سمجھنے کے لیئے ناظرین آیات
ذیل کو بائبل میں بغور سمجھ لیں (گنتی ۲۷ - ۱ سے ۱۲ و ۳۶ - ۱ سے ۱۳ و استثنا ۲۵ - ۵
سے ۱۰ و پیدائش ۳۸ - ۷ سے ۱۰) تاکہ اُنکو معلوم ہوجائے کہ اُنکے نسب ناموں میں
کبھی کسی وارث کو مورث کا بیٹا یا داماد کو خُسر لاولد کا فرزند کہتے ہیں یا لاولد
متوفی شخص کی زوجہ کو کوئی خون کے رشتہ کا شخص لے کے شخص متوفی کی نسل
کو جاری کرتا ہے ایسے موقعوں میں صرف خون کی شراکت سے جو عورت
کی طرف سے آیا فرزند تولد شدہ لاولد کا ولد ہوتا تھا اور یہ طریقہ شرع الہی
سے ان میں جاری تھا اِس قاعدہ سے کبھی کبھی ایک شخص دو نسب ناموں
میں مندرج ہوتا تھا اپنے سگے باپ کے نسب نامہ میں صُلبی فرزند ہوکے اور خُسر
کے نسب نامہ میں شرعی فرزند ہوکے ۔ اور یہ بات خدا کے اور یہودیوں کے

اولاد سے ہونا ثابت کرے اور مقت زمین کا وارث اور قابض ہو جائے
پھر جب بابل میں اسیر ہو کے ستّر برس کے بیٹھ گئے تو وہاں بھی اپنے نسب ناموں
کی حفاظت کرتے تھے تاکہ رہائی کے وقت اُن سے فائدہ اُٹھائیں اور ایسا ہی
ہوا کہ جب پھر کنعان میں آئے تو نحمیاہ حاکم نے سب کے نسب نامے دیکھے جسکے
پاس نسب نامہ نہ ملا وہ قوم میں شمار نہوا بلکہ خارج سمجھا گیا نکال دیا گیا دیکھو نحمیاہ ۵
و ۶۱ سے ۶۵ و عزرا ۲ - ۵۹ سے ۶۲) پھر دیکھو عزرا کیا کہتا ہے (۱ تو ۹ - ۱) سارا
اسرائیل نسب ناموں کے رو سے گنا ہوا تھا۔ اور یوسیفس یہودی معتبر مؤرخ
کہتا ہے کہ یہودیوں کے نسب ناموں کی حفاظت سرکاری دفتروں میں ہوا
کرتی تھی چنانچہ خود یوسیفس نے اپنا نسب نامہ سرکاری دفتر میں سے
نقل کیا تھا

(ف) یروشلم کی رومی بربادی کے بعد یہودیوں کے نسب ناموں پر تاریکی چھانے
لگی تھی اور اب کہ تولد مسیح پر قریباً ۱۸۹۲ برس گذر گئے ہیں یہودی لوگ درہم
برہم اور دنیا میں پراگندہ ہیں اس عرصہ کے نسب نامے اُنکے قابل اعتبار
نہیں رہے۔ پھر وہ جو کسی موہوم مسیح کے امیدوار ہیں اگر کوئی جھوٹا مسیح اُٹھے
تو اُس شخص کا اولاد داؤد سے ہونا کیونکر ثابت ہوگا کیونکہ مسیح موعود کے لیئے
ابن داؤد ہونا شرط مقدم ہے اور بغیر صحیح نسب نامہ کے مسیح موعود ثابت
نہیں ہو سکتا ہے پس اب کسی موہوم حقیقی مسیح کی شناخت کا جزو اعظم معدوم

یعقوب کا جسمانی بیٹا ہوا۔ اور ہیلی کا شرعی فرزند داماد ہو کے ٹھہرا۔ یہی خیال قدیم کلیسیا کا نہایت درست ہے

(۳) ان دونو نسب ناموں کے ساتھ ہمارے مالک اور رب العالمین یسوع ابن اللہ کا علاقہ کیا ہے اس بات پر بہت فکر چاہیئے کیونکہ مسیح کا علاقہ اپنے نسب ناموں کے ساتھ ویسا علاقہ ہرگز نہیں ہے جیسے سب آدمیوں کا علاقہ اپنے نسب ناموں کے ساتھ ہوا کرتا ہے کیونکہ مسیح بغیر جسمانی باپ کے محض قدرت الٰہی سے پیدا ہوا البتہ والدہ کے خون سے اس نے جسم لیا پس لوقا والے نسب نامہ سے اتنا ہی علاقہ ہے کہ اُس نسب کی ایک لڑکی یعنے مبارک کنواری مقبولہ مریم کے خون سے اُسنے اپنا جسم لیا تھا تاکہ جسم کی نسبت داود کی نسل سے ہو (رومی ۱-۳ و ۸-۳)۔ متی والے نسب نامہ سے وراثت داودی بوسیلہ یوسف کے مسیح کو پہونچی کہ مسیح نے یوسف کا شرعی فرزند ہو کے وہ وراثت اُس سے پائی جو فی الحقیقت اُسی کی تھی۔

(۴) شروع میں خدا تعالےٰ کے مُنہہ سے ایک ایسی عبارت سُنتے ہیں جو آدم اور بنی آدم کی نسبت وعدہ ہے اور شیطان و بنی شیطان کی نسبت وعید ہے (پیدا ۳-۱۵) اور وہاں عورت کی نسل کا ذکر ہے جس سے یہ کام ہوگا پس یہ وعدہ مع الوعید یا وعید مع الوعدہ اُس شخص سے سرانجام پانے والا تھا جو صرف عورت سے پیدا ہوگا اُسکو خدا نے عورت کی نسل نام اسلیئے دیا تھا کہ

اور صحیح فکر کے سامنے بھی درست ہے بشرطیکہ خون کی شراکت رہے

دوسری فصل

مسیح ذوالجلال کے نسب نامہ شریف کی نسبت بعض خاص بیان

(۱) مسیح کے دو نسب نامے کلام اللہ میں لکھے ہیں (متی ۱-۱ سے ۱۷ لوقا ۳-۲۳ سے ۳۸) اور ان دونوں کا علاقہ اُسکے جسمانی پاک بدن سے ہے تیسرا نسب نامہ مسیح کا ایک اور ہے جسمیں مسیح کی الوہیت کا علاقہ باپ کی الوہیت میں دکھلایا گیا ہے (یوحنا ۱-۱ سے ۵ و ۱۴) اسکا بیان اسکے موقع پر آجائیگا۔ پہلے دو نسب نامے فی الحقیقت دو ہیں انکو ایک ہی نسب نامہ بتلانا بے جا تکلف ہے کیونکہ پہلا سلیمان سے یوسف تک آتا ہے اور دوسرا ناتن سے ہیلی تک یا یوسف شرعی فرزند ہیلی تک اگر یہ دونوں نسب نامے یوسف ہی کے ہوں اور انمیں مریم کا نسب نامہ کوئی نہو تو نتیجہ یہ ہوگا کہ مسیح کا نسب نامہ کوئی بھی نہیں ہے اسلئے کہ مسیح حقیقتاً ابن یوسف نہیں ہے مجازاً اور شرعاً ابن یوسف ہے اور حقیقتاً وہ ابن مریم ہے جسمانی راہ سے۔ اور وہ جو متی نے یوسف کو ابن یعقوب اور لوقا نے ابن ہیلی لکھا ہے ضرور ایک جگہ خسر کو باپ کہا گیا ہے اور یہ بھی ماننا واجب ہے کہ متی کے نسب نامہ میں صرف وہی اشخاص مذکور ہیں جو سلیمان کی جسمانی نسل سے تھے دیکھو کتاب تواریخ عزرا۔ پس یوسف

پھر دیکھو مسیح خداوند نے اپنی والدہ ماجدہ کو خاص دو وقتوں میں (اے عورت) کہا ہے اولاً جب اُسنے کام شروع کیا ثانیاً جب کام کو ختم کیا (یوحنا ۲-۴ و ۱۹-۲۶) ان دو وقتوں کے سوا اور کسی وقت ایسا خطاب نہیں لکھا پس ایسے وقتوں میں ایسا خطاب اُسکے مبارک مُنہہ سے والدہ کی نسبت ہونا اس مطلب کے انکشاف پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ مریم وہی عورت ہے جسکی نسل سے شیطان کا سرکوب آنے والا تھا اور وہ یسوع مسیح ہے

متی نے اپنے نسب نامہ میں یوسف کو سلطنت داودی کا جسمانی وارث ثابت کیا اور چونکہ یوسف لاولد تھا اُسکا صُلبی فرزند کوئی نہ تھا نہ مریم سے اور نہ کسی اور زوجہ سے بلکہ اُسکے لیئے کوئی اور زوجہ بھی ثابت نہیں ہے اگر اُسکا کوئی اور بیٹا ہوتا تو سلطنت داودی کا وارث وہ ہوتا نہ یسوع کیونکہ شرعی فرزند کو اُسی حالت میں وراثت پہونچتی ہے جب صُلبی فرزند نہو اور متی والا نسب نامہ شرعی فرزند یسوع کو وراثت پہونچاتا ہے یہی دلیل ہے کہ صُلبی فرزند نہ تھا تب شرعی فرزند نے وراثت پائی ۔ خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا یسوع یوسف لاولد کی گود میں دے دیا کہ اُسکا شرعی فرزند ہوکے اُسکا وارث ہو اور داودی وراثت کا خاتمہ یسوع پر ہوجائے

اسکا تولد عورت سے بغیر جسمانی باپ کے ہونے والا تھا۔ تولد مسیح کے وقت خدا کے قول کی تفسیر خدا ہی کے کاموں سے ہوئی کہ اُسنے اپنے وعدہ کے موافق عورت کی نسل کو ظاہر کیا اور یقیناً اُس سے وہی کام ہوا جسکا ذکر وعید میں تھا کہ اُسنے شیطان کے سر کو کچلا اور شیطان نے اُسکی ایڑی کو کچلا چنانچہ اس بحث میں ایک جدا رسالہ آوے گا

پھر دیکھو کہ لوقا نے جو مسیح کا نسب نامہ آدم تک دکھلایا ہے اور ہیلی سے چلکے ناتن میں گیا اور وہاں سے داود میں پہونچا اور پھر داود سے سیدھی راہ آدم تک لی اس سے اُسکا کیا مطلب تھا یہ مراد اُسکی ہرگز نہیں ہے کہ مسیح کو ابن آدم ثابت کرے یہ بات تو بغیر نسب نامہ کے ہر آدمی کو حاصل ہے لوقا کی مراد یہ ہے کہ اُس وعدہ کو جو نسل عورت کی بابت ہے آدم سے ہیلی کے گھر میں لاوے جہاں سے مریم مقبولہ پیدا ہوئی ہے جو خدا کے علم میں اس منصب کے لیئے مقرر تھی (پیدایش ۳-۱۵) - پھر دیکھو کہ لوقا نے اگرچہ یوسف کو ابن ہیلی لکھدیا تاکہ نسب نامہ مرد کے نام پر ختم کرے تو بھی صاف صاف لکھدیا کہ مسیح بغیر جسمانی باپ کے خدا کی روح کے سایہ سے پیدا ہوا ہے نہ یوسف سے

اور یہ بھی لکھدیا کہ لوگ یسوع کو ابن یوسف سمجھتے تھے اور کہ یہ اُنکا گمان تھا اُسکا تولد فی الحقیقت یوں نہیں یوں ہوا ہے

خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ برکت دہندہ مسیح تمہاری نسل سے آئے گا پس ایسے
خطابوں سے یاد دلایا جاتا ہے کہ یہ یسوع وہی موعود شخص ہے جسکا وعدہ تھا
اور یہ جو لکھا ہے کہ اُسکے باپ داود کا تخت خدا اُسے دے گا یہ بھی یہودیوں
کے سمجھانے کو ایک مجازی محاورہ ہے ورنہ وہ تخت فی الحقیقت مسیح کا
تخت تھا جسکا کچھ عکس سلطنت داودی میں یہودیوں کو دکھلایا گیا تھا دیکھو
(۲سمو ۷-۱۶ اشعیا ۵۵-۳ و ۴) پھر مسیح نے فرمایا کہ میں داود کی اصل اور
نسل ہوں (مکا ۲۲-۱۶) اصل اسلیئے ہے کہ جو برکات داود کو عنایت ہوئیں
وہ مسیحی برکات کا سایہ تھا اور نسل اسلیئے ہے کہ مریم بنت داود کے خون سے
جسم لیا اور یوسف کا شرعی فرزند ہو کے ابن داود بھی ہوا پھر دیکھو (متی
۲۲-۴۳ و ۴۴) وہ فرماتا ہے کہ اگر مسیح صرف ابن داود ہے تو داود
روح القدس کے بتانے سے مسیح کو اپنا ادون کیوں کہتا ہے یعنے خداوند اور
مالک پس مسیح اُسکا صرف بیٹا ہی نہیں مالک بھی ہے۔ داود کا فرزند
ہونا مسیح کے لیئے چنداں بزرگی نہیں بلکہ داود کے لیئے بزرگی ہے کہ وہ
خداوند اُسکی اولاد سے ہو۔ ابراہیم بھی اسی لیئے بزرگ اعظم ہے کہ اُسکا
ایمان یسوع مسیح پر زیادہ تر پختہ اور مضبوط تھا اور اشتیاق دیدار از حد تھا
(یوحنا ۸-۵۶) اور تمام گناہوں کی مغفرت اور ابدی زندگی کی امید خدا نے
اُسکو مسیح میں بتلائی تھی۔ اُسنے مسیح کی عظیم الشان قربانی کا جلوہ سا اپنے بیٹے

(ف) متی ۱۳-۵۵ میں یعقوب یوسی شمعون یہودا کو مسیح کے بھائی بتلایا گیا ہے وہ حقیقی بھائی نہ تھے خالہ زاد بھائی تھے اُنکے باپ کا نام کلیوپاس تھا اور اُنکی والدہ کا نام بھی مریم تھا اور لکھا ہے کہ انکی ماں مریم خداوند مسیح کی ماں مریم کی بہن تھی پس معلوم ہو گیا کہ دوسری مریم کے بیٹے تھے (متی ۱۰-۳ مرقس ۱۵-۴۷ یوحنا ۱۹-۲۵) اور قیاس چاہتا ہے کہ یہ مریم مریم مقبولہ کی حقیقی بہن ہرگز نہ ہوگی کیونکہ یہ دستور نہیں ہے کہ ایک گھرانہ میں دو بچوں کو جبکہ دونو اکٹھے جنتے ہیں باپ ایک ہی نام دیوے ورنہ کیونکر پہچان سکتے ہیں کہ وہ کونسے بچہ کو بُلاتا ہے پس وہ دوسرے گھرانہ کی مریم ہوگی جو مریم مقبولہ کے قریبی رشتہ میں ہو کے بہن کہلائی

(۴) دنیا میں لوگ اپنے نسب ناموں کے وسیلہ سے کسی بزرگ کی اولاد ظاہر ہو کے اُسکی بزرگی سے بزرگ بنتے یا سجادہ نشین قرار پاتے ہیں مسیحی نسب نامہ کا معاملہ اِسکے برعکس ہے۔ مسیح اِسلیئے بزرگ نہیں کہ اُسکے بعض اباء بزرگ تھے مثلاً ابراہیم و داود وغیرہ۔ بلکہ اُسکے اباء اسلیئے بزرگ ہیں کہ اِس شخص کے جسم کا خون آدم سے مریم تک اُن اباء میں ہو کے بہتا ہوا چلا آتا ہے پس وہ لوگ مسیح کے سبب سے بزرگ ہیں نہ مسیح اُنکے سبب سے

— مسیح کو ابن ابراہیم اور ابن داؤد اِسلیئے کہا گیا ہے کہ اُن بزرگوں سے

اور اپنی انجیل کے شروع ہی میں پڑھنے والے کے خیال کو اُنکے تذکروں کی طرف توجہ دلا کے کچھ تعلیم دی ہے (تمر اور راحاب اور روت اور بنت سبع) کا نام لکھا ہے یہ عورتیں ہمارے خداوند مسیح جلشانہٗ کی دادیاں ہوئیں اور اُنکے بیٹے یعنے فارض و بوعز اور عوبید و سلیمان اجداد ہوئے بظاہر یہ مقام کوتاہ اندیش آدمی کو معیوب معلوم ہونگے فی الحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل کی گہرائی دریافت کرنے کو گویا کھلی ہوئی کھڑکیاں ہیں کہ وہ جو گناہگاروں کے بچا لینے کو آنے والا تھا اُسنے گناہگاروں کے سلسلہ میں آنے سے نفرت نہ کی اسلیئے کہ گناہگاروں اور بدکاروں کو اُسکی حاجت ہے اگر وہ شروع سے اپنے لیئے مقدس اور پاک بے عیب لوگوں کا سلسلہ چُن لیتا تو ہم بدکاروں گناہگاروں کا کہاں ٹھکانا تھا

پھر ان چار میں سے دو عورتیں غیر قوم ہیں جنکا عمدہ بیان (کتاب روت ۱-۱۶ اور مہ-۱۳ و ۱۷ اور یشوعہ ۲-۱ و ۱۸ سے ۲۱ و ۶-۲۳) میں لکھا ہے یعنے روت موابی تھی اور راحاب کنعانی عورت کسبی تھی اور یہ دونو بسلیہ اُس عمدہ ایمان کے جو اُنہیں آگیا تھا ایسی مقبول ہوئیں کہ نہ صرف عام جماعت مومنین بلکہ عالی نسب میں شامل ہوئیں اور اُنکا خون مسیح کے خون میں ملگیا اور یوں ہم سب غیر قوموں کا رشتہ جسمانی بھی کسی قدر اُس عالی جناب سے ہوگیا یہ بڑا قیمتی رشتہ سب غیر قوموں کو مسیح کے ساتھ حاصل ہے اُس سے

اسحاق کی قربانی میں دیکھا جس سے اُسکا دل نہایت خوش ہو گیا —
پس مسیح خداوند اپنی ذات پاک میں ساری خوبیوں کا سرچشمہ ہے جس سے
ہر دو طرف برکتیں بہتی ہیں اور وہ اولین و آخرین کا بلکہ کل موجودات
ارضی و سماوی کا معبود و مسجود ہے

(۵) مسیح کے نسب نامہ میں بعض اشخاص ایسے ذی شان اور نامور ہیں جو
تمام دنیا کی تواریخ میں درجہ اوّل رکھتے ہیں مثلاً شیث آدم کا تیسرا بیٹا پھر
حنوک و نوح اور سام اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب اور یہودا جس سے ایک
ملک اور ایک قوم نام زد ہے پھر داود پھر سلیمان جسکی اولاد میں مسلسل
۲۲ بادشاہ پیدا ہوئے

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنکی کیفیت کچھ معلوم نہیں صرف اُنکے نام
کلام اللہ اور خانگی شجرات میں لکھے ہیں

اور بعض بدنام لوگ بھی ہیں اور ایسے لوگ ۲۲ بادشاہوں میں زیادہ ہیں
دنیاوی اقبالمندی میں جنہیں کے عیاش اور ظالم ہو گئے تھے

(۶) عورتوں کے نام نسب ناموں میں لکھنے کا دستور یہودیوں میں نہ تھا
تعجب کی بات ہے کہ متی رسول نے بہ تحریک روح القدس یوسف کے
نسب نامہ میں چار عورتوں کے نام اُنکے فرزندوں کے نام کے ساتھ
ایسے طور سے لکھے ہیں جس سے اُنکے بُرے تذکروں کی طرف اشارہ کیا ہے

شرع کے فتوی سے مستثنیٰ ہے دیکھو آدم کی زوجہ اُسکے بدن میں سے
نکلی تھی شیث اور کاین کی زوجات اگر اُنکی بہنیں نہ تھیں تو کہاں سے آئی
تھیں۔ لیا اور راخیل حقیقی بہنیں یعقوب کے نکاح میں جمع تھیں خود
ابراہیم نے اپنی بھتیجی سارہ سے شادی کی تھی عمرام نے اپنی پھوپھی یوخابد
سے نکاح کیا تھا جس سے مریم اور ہارون اور موسے پیدا ہوئے اب
ایسے سب نکاح شریعت میں حرام ہیں لیکن شریعت کے آنے سے پہلے
یہ سب کچھ ہو چکا اسلیئے ان ایسے معاملات کو حرام کہنا جایز نہیں ہے یہ سب
معاملات فتادی شرع موسوی میں الّا ما قد سلف کے ذیل میں پڑے
ہیں اور ایسے معاملات سے جو تناسل جاری ہوئے ہیں وہ سب پاک
اور درست ہیں شرع کے آنے کے بعد ایسے معاملات مکروہ ہیں اور
نسلیں بھی مطعون ہیں = اور نسب نامہ عالی میں بعد شرع ایسی بات
کہیں نہیں ہے = بنت سبع اور داود کا قصہ عین شرع شریف کے
زمانہ کا ہے اور طعن کی لایق ہے وہاں زناکاری اور خونریزی دونو جمع
ہیں (۲ سمو ۱۲) اور اسی لیئے خدا کا غضب بھی داود پر اور اُسکے گھرانے
پر شدت آیا تھا اور اُسنے بڑا دُکھ اس گناہ کے سبب سے اُٹھایا تھا اور حرام
کا بچہ بھی جو بنت سبع سے پیدا ہوا تھا خدا نے دنیا سے اُٹھا لیا تھا (۱۲۔
۱۴ و ۱۵) ۔ اور داود نے بڑے زور شور سے توبہ کی تھی (زبور ۵۱)

چشم پوشی کرنا نہ چاہیئے بلکہ کہنا چاہیئے کہ خداوند میں ہمارا بھی حصہ ہے اور وہ نہ صرف یہودیوں کا بلکہ ہمارا بھی رشتہ دار ہے۔ اور ہم ایمانی تعلق سے اُسکے عضو ہوجاتے ہیں جیسے یہ دو عورتیں ایمان سے اُسمیں جا ملیں

تمر یہوداکی بہو تھی جسکا قصہ (پیدا ۳۸) میں ہے اور اُسکا حق تھا کہ وہ مسیح کی دادی ہو کیونکہ وہ عیر کی زوجہ تھی جو یہوداکا پہلوٹا تھا اور وہ لاولد مرگیا تب وہ اُونان کو دی گئی کہ عیر کے لیئے نسل جاری کرے مگر اُسنے سخت دغابازی کی مسیح کے سلسلہ کو روکنا چاہا اور الہی بڑے انتظام کا مقابلہ کیا تب خدا نے اُسکو اسی جرم میں مارڈالا اب لازم تھا کہ سیلہ کو دی جاتی اور وہ نسل جاری کرتا مگر یہودا نے اس معاملہ کو روکا اور یہ کچھ عام بات نہ تھی بلکہ اخص الخاص بات تھی۔ پس تمر نے فریب سے اپنا حق یہودا سے لیا اور سلسلہ عالی کے روکنے والے شرمندہ ہوگئے اور فارض جو پیدا ہوا وہ نہ ابن عیر ہوا بلکہ ابن یہودا ہوا اور پہلوٹے کا حق پایا اور خدا نے بھی اس حق کو جایز رکھا اور اُسکی اولاد میں سے داؤد کو پیدا کیا۔ یہ معاملہ ویسا ہے جیسے یعقوب دغا سے برکت لے گیا تھا

(ف) اس قسم کی ولادتوں پر جو زمانہ سابق میں ہوگئیں کسی کو اعتراض کرنا جایز نہیں ہے کیونکہ ظہور شرع سے پہلے جو کچھ ہوگیا وہ سب

تیسری فصل

آدم سے نوح تک کے اجداد

آدم (سرخ مٹی) شیث (معاوضہ و بنیاد) انوش (انسان) یا انش والا یعنی مرض لاعلاج والا قینان (لوہے کی بھٹی) محلل ایل (خدا کا شکر) یارد (اترنے والا) حنوک (مقرر ہو چکا) متوسلح (موت تک پہونچا) لمک (غریب مارا گیا)
نوح (آرام)

یہ دس پشتیں ہیں مسیح کے اجداد کی دو ہزار برس کے عرصہ میں کیونکہ اُس زمانہ میں آدمیوں کی عمریں بہت بڑی ہوتی تھیں ۔ یہ لوگ جیسے مسیح کے اجداد ہیں ویسے کل آدمیوں کے جو بعد طوفان پیدا ہوئے اجداد ہیں اور یہ بھی ایک جسمانی علاقہ سب آدمیوں کے لیئے مسیح کے ساتھ متحقق ہے جو بوسیلہ ان اباء کے سب کو حاصل ہے

مسیح اُنہیں سایہ افگن تھا اور مسیح کا جسمانی خون اُنہیں ہو کے آیا ہے اسلیئے یہ لوگ پرانی دنیا میں نور بخش ستارے سے تھے ۔ پس کیا واجب اور مناسب نہیں ہے کہ اِن لوگوں کے دین ایمان پر فکر کیا جائے کہ اُنکا دین ایمان کیا تھا اور اُنھوں نے کہاں سے سیکھا تھا

اور اُسکی توبہ منظور ہو گئی تھی اور بنت سبع اپنے مقتول شوہر سے آزاد ہوکے
داود کی بیگمات میں داخل ہوئی تھی اور اب اُس سے جا بہ طور پر سمّوعا وسوباب
اور ناتن اور سلیمان یہ چار بیٹے پیدا ہوئے تھے (اتو ۳-۵) داود کی توبہ کا احوال
تو بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر بنت سبع کی توبہ کا احوال کچھ نہیں لکھا لیکن یہ ہمیں پر
معلوم ہے کہ بنت سبع پر بڑا فضل ہوا وہ سب بیگمات میں اصل بیگم ٹھہری
اور اُسکی طرف فضل کا دروازہ ایسا کھُلا کہ موعود مسیح کی وہ دادی ہوئی
اور اُسکا بیٹا سلیمان تخت نشین ہوا مسیح کا نمونہ ہو کے اور مریم ہمارے
خداوند کی والدہ ناتن کی پوتی ہوئی (اسلا ۱-۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۲۲ و ۲۹ سے ۳۱)
اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی توبہ بہت ہوئی تب ہی تو ایسی مقبول ہو گئی
جہاں بڑا گناہ ہوا وہاں بعد توبہ کے بڑا ہی فضل ہے

(۷) آدم سے مسیح تک چار ہزار برس کا عرصہ ہے اس عرصہ میں دو معاملے
درمیان دنیا کے دو دو ہزار برس بعد خدا کی طرف سے ظاہر ہو چکے
ہیں یعنے آدم کے دو ہزار برس بعد نوح کا طوفان آیا تھا۔ اور طوفان کے دو ہزار
برس بعد یسوع مسیح ظاہر ہوا ہے جس سے دنیا کا رنگ کچھ اور ہی ہو گیا ہے
اور اب مسیح کا سنہ ۱۸۹۲ ہے ایک سو آٹھ برس اور گذریں تو پھر دو ہزار
پورے ہونگے ممکن ہے کہ کسی قسم کا تبدل دنیا میں ہو چنانچہ دو دفعہ
ایسا تجربہ ہو چکا ہے اسلیئے ہوشیار ہو جاؤ تاکہ نقصان نہ اُٹھاؤ

اور ایڑی کچلنے کا اور سر کچلنے کا ذکر ہے
پھر آنکھیں کھول کے دیکھ لو کہ یسوع مسیح عورت کی نسل ہے۔ اور وہی اکیلا ہے جو شیطان پر کامل فتحمند ہے اُسی کی انسانیت کو جو الوہیت کے زیر قدم ہے شیطان نے کچلا ہے۔ اور اُسی نے شیطان کے سر کو کچلا ہے اور جب یہ بات صاف ہے تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ (پید ۳-۱۵) میں جو عبارت ہے اُسکا یہی مطلب خدا کے علم میں تھا اور جب یہی مطلب تھا تو مسیحی دین کی اصلی بات خدا نے آدم اور حوّا کو سکھلائی تھی اور اُن دونو نے اس بات پر یقین بھی کر لیا تھا تب اُنکا ایمان بھی ہوا اور اُسی ایمان سے اُنھوں نے نجات پائی ہے۔ دیکھو انجیل کی بات کیسی قیمتی ہے نا سمجھ یا متعصب آدمی اُسکی قدر نہیں جانتا اور اپنی زندگی کو برباد کرتا ہے مسیح کے پاس نہیں آتا تاکہ جیوے موت ابدی میں رہنا چاہتا ہے۔

پھر لکھا ہے کہ گناہ کے بعد اُنھوں نے معلوم کیا کہ ہم برہنہ ہیں کیونکہ راستبازی کا لباس اُڑ گیا تھا۔ تب انجیر کے پتوں کو سیں کے لنگیاں بنائیں اور خدا کی حضوری سے ڈر کے آپکو درختوں میں چھپایا (پید ۳-۷، ۸) یہ پتوں کی کمزور واہیات لنگیاں ذرہ سی دیر میں سوکھ کے گر پڑی ہونگی یہی حال اُن اشخاص کا ہے جو اپنی تجویزوں سے اپنے لیئے مذاہب نکالتے ہیں تاکہ اُنکی بدی پر پردہ ہو گنہگار کی رسوائی وہی دفع کر سکتا ہے جسکا

سوچو کہ ہمارے باپ آدم کو گناہ کے بعد کہیں بحالی کی کچھ امید نظر آتی تھی یا نہیں ایک جگہ کے سوا کہیں کچھ بھی معافی اور بحالی کا ذکر نہیں ہے لیکن صرف اُسی فتوی میں امید رہائی نظر آتی ہے جو خدا سے شیطان سانپ پر دیا گیا تھا (پید ۳-۱۵) اور جب اُس فتوی میں سے امید نکلی تو امید خدا کی طرف سے بخشی گئی آدم نے اپنے وہم سے نہیں نکالی یہ بالکل سچ ہے کہ آدم اور حوّا کے خیال میں یہی امید خدا سے ڈالی گئی تھی اور یہ امید اُنکا دین ایمان تھا اور اسی پر یقین لاکے وہ بچ بھی گئے اور معافی پائی۔ ہماری تمیز اِس بارہ میں ہرگز انکار نہیں کرسکتی اور نہ کچھ شک وشبہ ہمیں کبھی پیدا ہوتا ہے دو وجہ سے

وجہ اوّل آنکہ پیدائش باب ۳ و ۴ پر خوب غور وفکر کرنے سے ہم ایسا ہی سمجھتے ہیں وجہ دوم آنکہ تمام انتظام انبیائی یا بیبل شریف کا حاصل مقصد یہی ہے کہ انسان کی بحالی یقیناً یسوع مسیح کی صلیبی موت اور قیامت سے ہے اور یہی تفسیر ہے اُس امید موہوبہ کی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بحالی بھی اسی سے ہو رہی ہے اور یہ بھی کہ اس نسخہ کا علاقہ بحالی کے ساتھ کامل ہے کیونکہ مرض کے مناسب اسمیں دوا ہے۔ اسلیئے ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ یقیناً (پید ۳-۱۵) میں بحالی کی امید کا بیان ہے دیکھو وہاں عورت کی نسل کا ذکر ہے اور شیطان کے ساتھ جنگ کا ذکر ہے

ناجائز ہے لیکن انپر وہ رحم ہوا جو اللہ کی پُرجلال ذات پاک کے مناسب
تھا کہ اولاً انکو آنے والے کا خیال بخشا گیا ثانیاً اُس آنے والے کی تصویر اُس
جانور کے مارنے اور اُسکے چمڑے سے کرتے بنانے میں انکو دکھلائی
اور فی الحقیقت اُنکی برہنگی پوشیدہ ہوگئی = اشارہ یہ تھا کہ گناہگاروں
کے لیئے ایک بے گناہ مرے گا اور وہ اپنی راستبازی سے اُنکو ملبّس کرکے خدا
کی حضوری کے لایق بنا دیگا (مکا ۳-۱۸) پس آدم اور حوّا کا بعد گناہ کے
یہی دین ایمان تھا جو بیان ہوا اور یہ خدا نے اُنہیں سکھلایا تھا
(ف) دین ایمان کے دیگر اجزاء آئندہ زمانہ میں وقت بوقت حسب ضرورت
پیش آتے گئے اور تنقیح پاکے انبیاء سے یا علماء دین سے قایم اور مقرر ہوتے
گئے ہیں لیکن وہ بنیادی بات جسپر نجات اور معافی و حیات ابدی انسان
کے لیئے موقوف ہے صرف یہ ہے کہ نجات یسوع سے ہے جو خدا کا برہ ہے
(ف) آدم و حوّا کے دین و ایمان کی کیفیت جو بطور خلاصہ کتاب پیدایش میں
سے سُنتے ہو شاید وہ بیان بطور اختصار ہونے سے مرقوم ہے کون جانتا
ہے کہ اس اختصار کی تفصیل آدم اور حوّا پر کہانتک کھُلی ہوگی - اور اگر اُنکو
اور کچھ بھی معلوم نہو تو یہی جسقدر انکی بابت لکھا ہے اُنکے لیئے کافی اور
وافی تھا کیونکہ ابھی اُنکی تجربہ کاری دنیا میں نہوئی تھی نہ انکی عقلی مشکلات
کچھ بڑی تھیں کہ وہ زیادہ توضیح کے محتاج ہوتے - ہاں جسقدر آدم سے لیا

گناہ کیا ہے کوئی گناہگار اپنی رسوائی آپ نہیں رفع کرسکتا۔ خدا نے
انپر رحم کیا کہ پہلے انکو مسیح یعنی موت اور فتحمندی ہیں امید دکھلائی پھر
انکو چمڑے کے کرتے بنا کے پہنائے (۳۔ ۲۱) یہ چمڑا اُسوقت کہاں سے
آگیا ضرور کوئی جانور مارا گیا اور اُسکا چمڑا اُتارا گیا تب یہ مضبوط اور پایدار
کرتے بنے اگر کسی جانور کا درستی سے چمڑا اُتارا جائے تو سلا سلایا کرتا ہے
غالباً دو جانور مارے گئے ہونگے تب دو کرتے ان دو کے لیئے ہوئے
یہاں سے ہم سمجھ گئے کہ اُسی وقت قربانی کا دستور اُنکو بتلایا گیا اور اُنکے
گناہ کا کفّارہ دیا گیا۔ اگر کوئی آدمی اسبات کو نہ مانے تو اُسے اتنی بات کا
ماننا بہر حال ضرور ہوگا کہ انکی برہنگی چھپانے کو نہ سردی سے بچانے کو
یقیناً کوئی جانور تو مارا گیا تھا ورنہ چمڑا کیونکر اُترا پس ایک جاندار کی جان
گئی تب انکی برہنگی چھپی کیا خدا تعالےٰ اور کسی راہ سے جسمیں کوئی جانور
نہ مارا جاتا انکی برہنگی نہ چھپا سکا یقیناً اُسکی عدالت صادقہ کے سبب سے
اور کوئی راہ نہ تھی کیونکہ ان دونو پر موت کا فتوےٰ ہو چکا تھا (۲۔ ۱۷)
اب جنکے اوپر موت کا فتوےٰ ہے یا تو وہ خود ابدی موت سے مریں یا
اُنکے لیئے کوئی اور مرے جسکو مالک پسند کرے تب انکی برہنگی جو انکے گناہ
کا نتیجہ ہے پوشیدہ ہو۔ خدا نے اُن پر سچا رحم کیا نہ وہ رحم جسکی امید صرف
ناسمجھ آدمیونکو ہے کہ وہ رحم بلا عدالت مانگتے ہیں جسکا ہونا خدا کی طرف سے

آدم و حوا کا دین ایمان تو ہمیں معلوم ہو گیا اب اُسکی اولاد کا دین ایمان دیکھیں کہ کیا تھا آدم کے تین بیٹوں کا ذکر بطور تعلیم کے لکھا ہے تاکہ ہم اُنسے کچھ سیکھیں قیاس چاہتا ہے کہ اُسکے دو بیٹے قابیل و ہابیل توام پیدا ہوئے تھے کیونکہ پہلے ہی حمل کے ذیل میں دونو کا ذکر ہے (۴ - ۱ و ۲) اور دوسرے حمل میں سیت کا ذکر ہے۔ پہلا بیٹا جب پیدا ہوا والدہ بولی (میں نے یہواہ کو ایک مرد پایا) تاویلی ترجمہ یوں ہے (میں نے خدا سے ایک مرد پایا) ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم بلا احتیاج تاویلی ترجمہ کو مانیں اور کلام اللہ کے ایک قوی اشارہ کو گم کر کے نقصان اُٹھاویں حوا کے قول سے صاف ظاہر ہے کہ اُسکے سر میں یہ خیال تھا کہ خدا مجسم ظاہر ہونے والا ہے اور کہ وہی عورت کی نسل ہے جو فتح دیگا۔ غلطی حوا کی یہ تھی کہ اُسنے اُس لڑکے کو موٹا تازہ اور قوی دیکھ کے قین یعنے حاصل نام دیا اور اُسکو نسل موعود سمجھا لیکن وہ اُسکے خیال کے برخلاف گناہ کا حاصل تھا۔ تو بھی اُس کے قول کے موافق چار ہزار برس بعد مسیح آیا جو عورت کی نسل اور خدا مجسم ہے یا کہو کہ یہواہ ایک مرد پایا گیا ہے اور یوں حوا کا پہلا قول پورا ہے

دوسرے بچہ کو ہابیل نام دیا یعنے گذر جانے والا و ناچیز کیونکہ وہ کمزور سا اُسکو نظر آیا تھا۔ پھر پہلا کسان ہوا اور دوسرا چرواہا بنا۔ پھر کسان نے اپنے کھیت کے حاصل میں سے اور چرواہے نے اپنے گلہ میں سے خدا کو ہدیہ

کی تجربہ کاری اور مشکلات عقلیہ بڑہتی گئیں ہیں اس سر عظیم کا انکشاف بھی بتدریج نبیوں سے ہوتا گیا ہے یہانتک کہ اب دنیا میں عقل کی بہت ترقی ہوئی ہے جیسے دانیال نبی خبر دے گیا تھا اور یہ مقام اس زمانہ میں زیادہ سننے اور سنانے کے لایق ہے کیونکہ اب وہ پورا ہوتا ہے (دانیال ۱۲-۳ و ۴) اہل دانش فلک کی چمک کے مانند چمکیں گے اور وہ جنکی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابدالاباد تک لیکن تو اے دانیال ان باتونکو بند کر رکھ اور کتاب پر آخر کے وقت تک مُہر کر رکھ۔ بہتیرے سراسر ملاحظہ کرینگے اور دانش زیادہ ہوگی (۱۰) شریر شرارت کرتے رہینگے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھیگا پر دانشور سمجھیں گے ==

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جسقدر عقلی مشکلات زیادہ بڑھ گئیں یا آئیندہ کو بڑہتی جائیں گی اُن مشکلات کا تدارک خدا نے اپنی روح پاک سے اپنی کلام میں ایسا کر رکھا ہے کہ خدا کے لوگ جبکہ وہ کلام اللہ پر نگاہ رکھیں گے تو ہرگز ہرگز دنیاوی عقلی مشکلات کے مغلوب نہونگے بلکہ غالب رہیں گے اور غالب ہیں کیونکہ خدا اپنی روح سے اپنے بندوں کو اپنے کلام مجید کا صحیح فہم دیکے انکی مشکلات کو اُڑا دیتا اور اطمینان بخشتا ہے اور ہمیشہ تا آخر بخشتا رہے گا

کمک نہ کرے نیکی غالب نہیں آسکتی ۔

پس دوسرے حمل میں آدم ثانی کا نمونہ یعنے شیث پیدا ہوا ۔ پہلے دو بیٹوں کی کیفیت میں خدا نے دنیا کی حالت کا عکس دکھلایا تھا اس تیسرے بیٹے کی کیفیت میں ہمارے خداوند مسیح کا سایہ یا عکس دکھلایا ہے اور یہ معاملات نہ اتفاقی ہیں نہ وہمی بلکہ بہ قدرت کی ارادی تحریر ہے کہ ان دو کے بعد یہ تیسرا ایسا ظاہر ہوا کہ مسیح کا سایہ اسمیں نظر آوے ۔ اسلیئے کہ یہ شخص مسیح کا جد اعلے ہے اور مسیح اسکی اولاد میں سے نکلنے والا تھا یس جدھر سے مسیح آنے والا ہے اسطرف ہم کچھ دیکھتے ہیں کہ مسیح کی بعض خاص خوبیوں کا عکس وہاں جلوہ نما ہے

اسکا نام شیث رکھا گیا اس لفظ کے دو معنے ہیں (معاوضہ و بنیاد) وہ معاوضہ تھا ہابیل راستباز کا جو ظلماً مارا گیا پھر وہ بنیاد تھا تمام دنیا کی آبادی کا ۔ آدم کو کیا خبر تھی کہ اسکی دسویں پشت میں طوفان آئیگا اور تمام اولاد مٹیگی صرف شیث کی نسل سے پھر دنیا بسے گی پس نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ غیبی انتظام سے اس شخص کا شیث نام والدین کے خیال میں القا ہوا اور سچ نکلا وہ بظاہر ہابیل کا معاوضہ سمجھا گیا فی الحقیقت تمام انسانیت کے نقصان کا معاوضہ اس سے تھا اسلیئے کہ مسیح جس سے تمام انسانیت کا دایرہ بحال ہوتا ہے اسکی صلب میں تھا ۔ پھر وہ نہ صرف دنیاوی آبادی کا

گذرانا۔ یعنے قابیل کچھ اناج یا میوہ لایا اور ہابیل کوئی برّہ لایا ایک کی نیّت میں ناپاکی تھی دوسرے کی نیّت میں پاکیزگی تھی ایک مقبول دوسرا نامقبول ہوا نامقبول حسداً اپنے بھائی سے جل گیا اور موقع پا کے اُسکو مار ڈالا اور دنیا میں پہلا خونی ہوا اور خدا کی حضوری سے نکل گیا اور کہہ گیا کہ میں تیرے حضور سے غایب ہونگا اور مشرق کی طرف ایک قطعہ زمین میں جا رہا جسکا نام اُس نے نود رکھا یعنے جلاوطنی کی زمین وہاں اُسکی اولاد بسی اور یہ لوگ خدا کی حضوری سے ایسے غایب ہوئے کہ خدا کا نام لینا بھی بھول گئے صرف کھانا پینا اور بچے جننا اور دنیا کے مزے حاصل کرنا اُنکی زندگی کا حاصل تھا جیسے اسوقت بھی بے دینوں کا حال ہے

ہابیل پہلا شہید یا مظلوم راست باز نکلا اور نیک نیّتی سے برّہ کی قربانی خدا کے سامنے چڑھا کے مقبول ہوا (۴-۳ سے ۷) اب نجات کی راہ بھی موقع سے دیکھ لو نیک نیّتی نیکوکاری ہے مع القربانی۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قربانی کی رسم چمڑے کے کرتے بناتے وقت خدا نے آدم کو بتلائی تھی جس کے مطابق ہابیل اپنی جان بچانے کو برّہ لایا پس قربانی کی بنیاد اوّل دن سے ہے اور اسی پر نجات موقوف ہے کہ وہ مسیحی کفارہ کی تصویر تھی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں بدی اور نیکی رلی ملی چلیں گی اور کہ بدی سر اُٹھا کے نیکی کو ستائے گی بلکہ گرا بھی دے گی جب تک کہ بحال کنندہ آ کے نیکی کی

رہتے تھے نود کی زمین میں بنی آدم رہتے تھے جو عدن کے پورب میں ہے بنی الوہیم شیت کی راہ پر چلتے تھے جو مسیح کا نمونہ تھا اور بنی آدم قابیل کی راہ پر چلتے تھے جو شیطانی راہ تھی

(ف) یہ مقام کچھ سیکھنے کا ہے کہ ان کو خدا کے بیٹے اور انکو آدم کے بیٹے کہا گیا ہے اسلیئے کہ یسوع مسیح اور اسکے دین کا جسطرف سایہ تھا اسطرف کے لوگ بنی الوہیم یعنے خداؤں کے بیٹے اور یہ جمع تعظیم کے لیئے نہیں ہے اقانیم کے اعتبار سے ہے کیونکہ ایلوہ اسم علم ہے اور کسی زبان میں کسی طرح سے جایز نہیں ہے کہ اسم علم کی جمع تعظیماً آوے مثلاً زید کو تعظیماً زیدون نہیں کہہ سکتے پس لفظ الوہیم اقانیم ثلثہ کے لیئے ہے یعنے خدائے واحد فی التثلیث کے بیٹے تھے وہ خدا پر ایمان رکھتے اور شیث کی راہ پر چلتے جو حقیقی مسیح کا جدّ اعظم ہوکے اپنے عہد کا مسیح تھا اور خدا کا روح وقت بوقت انکی ہدایت اور مزاحمت اور حمایت کرتا تھا اسی لیئے وہ بنی الوہیم تھے۔ اسوقت بھی دنیا کا وہی حال ہے مسیحی لوگ بنی الوہیم یا خدا کے بیٹے ہیں باقی بنی آدم ہیں جو غیر مسیحی ہیں۔ اس مختصر بیان سے دریافت کرسکتے ہو کہ آدم اور حوّا کا اور انکی اولاد کا دین و ایمان مسیحی دین و ایمان کا سایہ تھا پس ہم مسیحی انکے ساتھ ہیں اور وہ ہمارے ساتھ تھے باقی دنیا وی مذہب کے لوگ ہیں جو آدم اوّل کے بیٹے ہیں نہ الوہیم کے کیونکہ لفظ بنی الوہیم

بنیادی شخص تھا بلکہ اُسمیں وہ شخص تھا جس سے وہ شہر آباد ہوتا ہے جسکی
بنیاد قایم و دایم ہے (عبرانی ۱۱–۱۰)
پھر دیکھو کیا لکھا ہے (پیدایش ۴–۲۵ و ۲۶ و ۵–۳) وہ آدم کی صورت پر اور
اُسکی مانند تھا کیا سبب ہے کہ خدا کی روح نے یہ عبارت لکھوائی ہے
اسلیئے کہ یہاں ایک بڑی بھاری تعلیم ہے جو مسیحی دین کی صداقت پر خدا
تعالیٰ کی طرف سے مُہر ہے۔ اگر بچشم فکر دیکھو تو سمجھ سکتے ہو کہ یہ شیث جو
اپنے باپ آدم کا ہمشکل اور ہمصورت بزور لکھا گیا ہے اسلیئے ہے کہ آدم
ثانی جو اُسکی نسل سے آنے پر تھا تشبیہاً اُسمیں بصورت جسمانی جلوہ نما تھا کیونکہ یہ
شخص آدم اوّل کا ہمشکل ہوکے اپنی نسبت دو طرفہ دکھلاتا تھا اِدہر مسیح کی
طرف جو دوسرا آدم ہے (۱ قر ۱۵–۴۵) اور بحالی بخشنے کو اُسکی نسل سے
آنے والا تھا۔ اُدہر آدم اوّل کی نسبت تھی کہ اُسکا نظیر و ثانی اِدہر ہے
شیث نے خداپرستی کی تعلیم پر بہت زور دیا۔ اور جب وہ ایک سو پانچ برس
کا تھا اور اُسکے گھر میں انوش نام بیٹا پیدا ہوا تب سے لوگ خدا کا نام لینے لگے
تھے۔ توضیح یوں ہے کہ شیث کے عہد میں دو فرقے آدمیوں کے ہو گئے تھے
قابیل کی نسل وغیرہ کو بنی آدم کہتے تھے اور وہ لوگ شریر اور بڑے گمراہ
تھے سانپ کا زہر اُنمیں بزور موثر تھا۔ شیث کی نسل اور اُسکے سبب سے وہ
بنی الوہیم یعنے خدا کے بیٹے کہلاتے تھے اور یہ لوگ عدن کی سرزمین میں

اور تصویر ہے طبیعت انسانی اور مسیح کی نسبت جو پہلی تصویر کو زیادہ روشن کرتی ہے۔ ان آٹھ ناموں پر اور ان اشخاص کے واقعات پر غور کرنے سے ذہن میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ انسانیت کا دایرہ بگڑ گیا ہے اور وہ مرض لاعلاج مبتلا ہے اُسنے اپنے لیئے جہنم کو جنا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہو کہ کوئی آنے والا ہے جو مقرر ہو چکا ہے وہ موت تک پہونچے گا اور غریبی میں مارا جائے گا تب دایرہ انسانیت کو صحت اور آرام ملے گا (یہ ان ناموں میں یہ قدرت کی تحریر ہے مسیح یسوع کے حق میں)

پس انوش نام دہندہ کا منشا یہ تھا کہ انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت کی طرف اشارہ کرے۔ لفظ انوش بنا ہے انش سے جسکے معنے ہیں مرض لاعلاج) اور آدمی بھی اسی کے معنے ہیں وہ جو عبرانی میں ایش بمعنے مرد آتا ہے اسی انش کا تصرف شدہ لفظ ہے۔ یہ انش لفظ عربی میں انس مشہور ہو گیا اور عوام کی نگاہوں میں سے اُسکے اصلی معنے جاتے رہے صرف آدمی کو انس یا انسان کہنے لگے اسکے لاعلاج مرض سے غافل ہو گئے ہیں جو اس لفظ کے معنے کو لازم ہے پس شیث نے اپنے بیٹے کے نام میں انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت پر اشارہ کیا تھا۔ اور دانیال میں روح القدس نے یسوع مسیح کو انوش کا بیٹا اسلیئے کہا تھا کہ اُسکو انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت کا چارہ ثابت کرے یعنے وہ شخص جسکی ضرورت انسانیت کو از حد تھی کہ آوے اور دایرہ انسانیت

اوّل ہی سے مخصوص ہو گیا ہے

پھر شیث سے انوش پیدا ہوا۔ تعجب کی بات ہے کہ شیث نے اپنے بیٹے کا نام انوش رکھا جو عام لفظ ہے ہر آدمی کے لیئے بمعنے انسان۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہمارا خداوند مسیح دنیا سے فتحمند ہو کے آسمان پر قدیم الایام خدا باپ کے پاس پہونچا تو یہ معاملہ دانیال پیغمبر نے پہلے سے رویا میں دیکھ کے اُسکو برانوش کہا یعنے انوش کا بیٹا (دانیال ۷-۱۳) اور مسیح نے آپ جب دنیا میں تھا اپنے بپتسما کے بعد سے اپنی نسبت لفظ انسان کا بیٹا بہت استعمال کیا ہے اسلیئے ضرور اس مقام پر کوئی بھید پوشیدہ ہے یہ بات تو بہت صاف اور ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کسی آدمی کا جسمانی بیٹا نہیں ہے پھر لفظ ابن آدم و ابن انسان سے کیا مراد ہے اور انوش نے کیوں ایسا نام پایا اور روح القدس نے دانیال میں ہو کے یسوع مسیح کو برانوش کیوں کہا اور مسیح نے اس نام پر کیوں اتنا زور دیا اگر کوئی شخص ان باتوں پر سوچے تو یسوع کو زیادہ پہچانے گا

(آدم سے نوح تک جو نام ہیں اتفاقی نام ہیں جو الہام کی ایک قسم ہے اور انہیں پیشین گویاں اور تعلیمات مندرج ہیں سب ناموں کے معنے میں فکر کرو آدم قاین ہابل شیث کا بیان میں کر چکا ہوں اور وہاں ایک خاص تصویر ہے حالت دنیا اور مسیح کی نسبت = اب انوش سے نوح تک ایسا

نہیں ہوا اسلیئے ہے کہ مسیح خدا سے خدا ہے اُسکی اور باپ کی ایک ہی ماہیت
ہے الوہیت میں اور وہ خدائے مجسم ہے

حنوک کی چوتھی پشت میں نوح پیدا ہوا جو آدم کی دسویں پشت میں
تھا اور وہ صادق و کامل تھا اُسکے زمانہ میں زمین پر آدمی بہت ہو گئے تھے
اور سخت ظالم جابر شریر کافر تھے جو عبرانی میں نفلیم کہلاتے ہیں۔ اور وہ لوگ
بھی تھے جو خدا کے بیٹے کہلاتے تھے اور شیث کی تعلیم پر چلتے تھے بلکہ خاص
شیث کی اولاد میں سے معلوم ہوتے ہیں اُنکو مناسب نہ تھا کہ کاین کی
نسل سے میل کرتے مگر وہ نفسانی بدخواہشوں کے مطیع ہوئے اور الہی روحانی
تحریک کی پرواہ اور اطاعت چھوڑ دی آدمیوں یعنے بنی کاین کی خوبصورت
بیٹیوں پر فریفتہ ہو کے اپنے لیئے اُنہیں سے زوجات لیں اور دینداری کی
پاسداری چھوڑ دی تب خدا نے بھی اُنہیں چھوڑ دیا اور اپنی روح پاک کی
مزاحمت اُنکی طرف سے ہٹائی (پیدا ۶-۳) تب تو خوب ہی شرارت کا بازار
گرم ہوا ہوگا پس خدا نے طوفان بھیجکے اُن سب کو ہلاک کر دیا

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نوح جو مسیح کا دادا ہے بعض باتوں میں مسیح کا خاص
نمونہ ہے اُس نے ڈیڑہ سو برس تک توبہ کے لیئے لوگونکو پکارا اور جفاکشی
کے ساتھ ہدایت اور ملامت بھی کی مگر وہ باز نہ آئے۔ اور اُسنے بحکم الہی
آیندہ غضب کی خبر دے کے ڈرایا مگر وہ نہ ڈرے۔ پھر اُسنے بہ تجویز الہی

کو درستی اور بحالی بخشے۔ اور مسیح نے بھی اس نام پر اپنے لیئے اسی واسطے زور
دیا تھا کہ آپکو وہی شخص بزور ثابت کرے جسکی ضرورت انسانیت کو تھی اور
جسکی کیفیت دانیال یہودیونکو سنا چکا تھا (۷-۱۳)

انوش کی چوتھی اور آدم کی ساتویں پشت میں حنوک پیدا ہوا جسکو اخنوخ کہا
گیا ہے یہ شخص اپنا چلن خدا کی مرضی کے موافق کوشش رکھتا تھا اور وہ غایب
ہوگیا اُسکو خدا نے زندہ اُٹھا لیا (پید ۵-۲۴) وہ پورانی دنیا میں اپنے آئندہ
فرزند یسوع مسیح کا عروج شریف کے بارہ میں نمونہ ہوا اور وہ الہام سے
یوں خبر دے گیا تھا کہ دیکھ خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آتا ہے کہ
سبھوں کی عدالت کرے) یہ خبر جو اُس نے دی تھی پشت بہ پشت زبانی چلی
آئی ہے آخر کو یہوداکے الہامی خط میں صاف مسیح کی نسبت مرقوم ہوئی۔
لیکن اس آیت کے مرادف جو جو آیات عہد عتیق میں ہیں اُنسے ظاہر ہے
کہ یہ آنے والا موعود یہواہ ہے دیکھو (ذکریاہ ۱۴-۵) یہواہ آئیگا یہواہ الوہی
آئیگا اور کل مقدس اُسکے ساتھ ہونگے پس آنے والا یہواہ الوہ ہے یعنے
ایک اقنوم (یویل ۳-۱۲) میں وہاں جلوس کرونگا تاکہ چار و نطرف کی قوموں
کی عدالت کروں۔ یہ عدالت کنندہ جو یہواہ ہے یہ مسیح خداوند ہے (یوحنا
۵-۲۲ و ۲۳) اگر یہ شخص یہواہ نہیں ہے تو یہواہ اپنی عزت اُسکو کیوں دیتا
ہے وعدہ کے خلاف (یشعیاہ ۴۲-۸ و ۴۸-۱۱) کیا خدا بت پرستی کراتا ہے ہرگز

ہمارا دین ایمان ہونا چاہیئے فی الحقیقت باپ دادوں کی راہ پر چلنے والے مسیحی لوگ ہیں اور سب تو پچھلی ایجادی راہیں ہیں اور روز بروز ایجاد ہوتی ہیں

چوتھی فصل

سام سے یعقوب تک

سام[۱۱] ارفکسد[۱۲] قینان دویم[۱۳] سلح[۱۴] عبر و عیبر[۱۵] فالک و فلج[۱۶] رعو[۱۷] سارگ یا سروج[۱۸] نحور[۱۹] تارح[۲۰] ابراہیم[۲۱] اضحاق[۲۲] یعقوب[۲۳]

یہ ۲۳ شخص ہیں بموجب نسب نامہ لوقا کے عبرانی توریت شریف ہیں ۱۲ نام ہیں قینان دویم کا وہاں نام نہیں ہے (پید ۱۱-۱۲) لیکن سپتواجنت میں (جہاں سے لوقا نے نسب نامہ نقل کیا ہے) قینان دویم کا نام موجود ہے غالباً کسی حدیث میں سے لیکے ۷۰ مترجموں نے جو یہودی عالم تھے لکھا ہوگا

طوفان کے بعد کشتی سے زمین پر اُتر کے نوح نے ایک مذبح بنایا اور قربانی چڑھائی (پید ۸-۲۰) پس خوب ثابت ہو گیا کہ عہد آدم سے بمراد مغفرت اور شکر کے صرف ایک ہی رسم چلی آتی ہے یعنے قربانی اور یہ لفظ قربانی عبرانی لفظ قاربان سے بنا ہے نہ عربی لفظ قرب سے اور قاربان کے معنے ہیں چڑھاوا

ایک کشتی بنائی نہ تجویز خود۔ آخر کو جیسے وہ کہتا تھا ویسے طوفان آیا اور سب لوگ مر گئے اور اُن سب کی نسلیں بھی کٹ گئیں اور وہ سب گمنامی کے عالم میں چلے گئے صرف وہی آٹھ شخص بچے جو کشتی میں تھے نوح اور اُس کے تین بیٹے اور انکی چار زوجات یہ انجام پہلی دنیا کا ہوا

دوسری دنیا جس میں اب ہم ہیں اسی طرح سے ختم ہوگی کیونکہ مخبر صادق یعنے خداوند مسیح سے ایسا ہی سُنتے ہیں اور صاف دیکھ رہے ہیں کہ قابیل کی بدی بڑھتی جاتی ہے اور نقلیم اور نافرمان اور عیاش بکثرت موجود ہیں اور بہت سے مسیحی بھی محبت میں ٹھنڈے نظر آتے ہیں۔ اور مسیحی کلیسیا کی کشتی بھی موجود ہے جو خدا کی تجویز سے مسیح نے بنائی اپنی صلیبی موت اور جیات اور صداقت سے تیار کی ہے پھر ہم کیونکر نہ کہیں کہ جیسے اُس زمانہ کے ٹھٹھہ باز اور بے ایمان ہلاک اور نیست و نابود ہوئے اس زمانہ کے ایسے لوگ بھی خجل اور ہلاک ہونگے۔ پورانی دنیا کے لوگ مسیحی نمونہ نجات میں تھے اور صرف وہی بچے جنہوں نے اُن نمونہ نجات کی برکتوں کو حاصل کیا باقی سب موت ابدی کی غار میں دھس گئے انکی کثرت پر خدا نے کچھ توجہ نہ کی

(ف) یہ کہنا ظلم ہے کہ مسیحی دین صرف ۱۸۹۲ برس سے ہے۔ اور یہ کہنا بھی نادانی ہے کہ ہم اپنے باپ دادونکا دین چھوڑ کے مسیحی کیوں ہو جائیں ہم سب آدمیونکے باپ دادے تو یہی دس شخص ہیں جو قدیمی ہیں انکا دین یہا

یہاں بھی دو ٹھیک ہیں وہاں ایک مسیح کا جد تھا یہاں بھی سام ہے جو مسیح کا
کا جد ہے (پید ۹ - ۲۵ سے ۲۷) نوح نے کہا کنعان (بن حام) ملعون ہو وہ
اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا پھر بولا خداوند سام کا خدا مبارک اور کنعان
اُسکا غلام ہوگا۔ یافث کو خدا پھیلا دے اور وہ سام کے ڈیروں میں رہے
اور کنعان اُسکا غلام ہو

— یہ باتیں جیسی نوح نے اپنے بیٹوں کے حق میں کہی تھیں برابر اُسی طرح
پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں پس نوح میں بولنے والا عالم الغیب خدا تھا

سام دراصل شام بمعنے اسم یا نام نوح کا بڑا بیٹا تھا وہ خدا کی طرف اور
خدا اُسکی طرف منسوب ہوا جب کہا گیا سام کا خدا مبارک تب معلوم ہوا کہ
خدا تعالے بطور خاص سام کا خدا ہے پھر آئندہ زمانہ میں تمام دینی انتظام
سام کے گھرانے سے نکلا اور مسیح بھی سام کی نسل سے آیا پس اُس نسبت کا
بھید تحقق ہوگیا سام کی اولاد عموماً تمام ایشیا کے باشندے ہیں اور یہ چودہ
ملک اُسکی اولاد سے آباد ہیں

حام بمعنے گرم نوح کا دوسرا بیٹا تھا اُسنے باپ کی بیعزتی کی اور اپنی اولاد میں
لعنت لایا اور اُسکی اولاد نے خدا باپ کی بہت بیعزتی کی اُس شخص کا بیٹا کنعان تھا جس سے ملک کنعان
نامزد ہوا کیونکہ اُسکی اولاد وہاں بستی تھی اور اُس سے چند فرقے نکلے تھے
اور سب موذی بدکار بت پرست تھے قابیل کے گھرانے کی مانند اُنکا حال

کا ذبح کرنا اور یہ مسیحی دین کی بنیادی تعلیم ہے جو مسیح کی صلیبی موت کی ایک تصویر بھی اور جو برکت وہ لوگ بوسیلہ قربانی کے حاصل کرتے تھے وہ فی الحقیقت مسیح کی صلیبی موت کی برکت تھی

دنیا پھر نوح سے آباد ہوئی اور انہیں لوگوں سے آبادی کا شروع ہوا جو پورانی دنیا میں سے نجات یافتوں کا بقیہ تھا۔ اور انہیں ایک نوح تھا جو مسیح کا ایک دادا تھا اور مسیح کا خون اُسکی صلب میں تھا۔ اور سات جانیں اور تھیں اور یہ سات کا عدد کامل کلیسیا کا نشان تھا ۔ یہ نوح طوفان سے پہلے اِن سات کا جو بچ گئے خاص مقتدا اور پیشوا تھا یا اُس چھوٹی جھنڈ کا سر تھا اور بے ایمان لوگوں نے جو بکثرت تھے اپنی نفس پرستی کے نشہ میں اُسکو عوام میں سے ایک آدمی سمجھا اور نہ پہچانا ۔ مگر اب بعد طوفان کے ساری دنیا پہچانتی ہے کہ وہ ساری آبادی میں اِس نئی آبادی کا سر ہے۔

ہمارا خداوند مسیح بھی اپنی دوسری آمد میں خوب پہچانا جائے گا جب تمام بے ایمان موت کی جھیل میں پھینکے جائیں گے اور مسیح کلیسیا کا سر اور اُسکی کلیسیا بھی نمودار ہوگی اور وہ مثل نوح کے مقدم ظاہر ہوگا یعنے پہلا آدم اور نئے بنی آدم ۔ نوح کے تین بیٹے تھے سام حام یافث جیسے آدم کے بھی تین تھے قابیل ہابیل شیث انہیں بھی کچھ نسبت اور علاقہ ہے وہاں قابیل کی طرف بدی تھی یہاں حام کی طرف بدی ہے وہاں دو نیک تھے

موجود ہیں۔ اور حام و یافث کی اولاد سے بھی اسی طرح قبایل نکلے ہیں۔
لیکن مدت تک کچھ معلوم نہ ہوا کہ وعدہ جو قدیم سے چلا آیا کس گھرانے
میں گیا۔ دنیا میں بڑا اندھیرا آ گیا تھا اور ایک نئی قسم کی بدی دنیا میں
جاری ہوئی تھی یعنے نمرود نے بت پرستی کا طور ایجاد کیا تھا اور علم ہیئت و
نجوم یا جوتش کے واہی خیالات سے بارہ برجوں کی پرستش شروع کی تھی اور
اُنکے مظاہر بعض بت ایجاد کیئے تھے اور ایسی باتیں اولاً بابل و نینواہ اور ملک سو
یعنے علاقہ دمشق میں جاری ہوئی تھیں پھر وہاں سے تمام دنیا میں مشل و با
کے یہ آفات پھیل گئی تھیں

تب سام کی نویں پشت میں ایک بڑا چمکدار ستارہ دنیا میں نکلا یعنے ابراہام
پیدا ہوا اور عین بت پرستوں کے درمیان سے خدا نے اُسے پکار کے
بلایا یہ شخص ہمارے خداوند مسیح کے اجداد میں ایک خاص ممتاز شخص
ہوا خدا نے اُس سے بڑے بڑے وعدے کیئے (پیدایش ۱۲-۳ و ۲۲-۱۵
گلاتی ۳-۱۶) اور اُسکی مدد بھی بار بار خدا سے ہوئی (۲۴) بادشاہ اُسکی
اولاد میں سے ہوئے اور تمام پیغمبر اُسکے گھرانے سے پیدا ہوئے اور
بہت سی قومیں اُس سے نکلیں اور سب غیر قومیں اُسکے گھر سے برکت
پاتی ہیں اور وہ سب ایمانداروں کا باپ ہے اُسکا تمام حال دوسری
کتابوں میں مرقوم ہے یہاں اتنا سمجھو کہ اُس قدیمی وعدہ نے جو اُسکے وا

ہوا پھر خدا نے یہودیوں کے ہاتھ سے انہیں غارت کرایا اور انکی بیخ و بن دنیا
سے اب جاتی رہی ہاں افریقہ کے باشندے بھی حام سے ہیں جو ہمیشہ
دنیا میں حبشی غلام رہے ۔ پھر مسیح نے آکے اُن پر بھی فضل کیا اور برکت
کا دروازہ اُنکے لیئے بھی کھولا کیونکہ مسیح ساری قوموں کو برکت دینے آیا ہے
یافث (یعنے طرحدار وپھیلاؤ) نوح کا چھوٹا بیٹا تھا اُس نے سام کے ساتھ
ملکے باپ کی عزت کی تھی اسلیئے سام کے ساتھ برکت یافتہ ہوا اُسکی نسل سے
عموماً ممالک یوروپ آباد ہیں نوح نے کہا تھا خدا یافث کو پھیلا دے اب
دیکھو تمام دنیا میں یوروپ کے لوگ پھیلے ہوئے ہیں اور کہا تھا کہ وہ
سام کے ڈیروں میں سکونت کرے اب دیکھو کہ روحانی طور پر مسیحی
ہوکے اہل یوروپ سام کے ڈیروں میں سکونت رکھتے ہیں اور جسمانی طور پر
ممالک ایشیائی میں جو سام کا ملک ہے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں ۔ یاد رکھنا
چاہیئے کہ سام اور یافث کا میل ملاپ خدا کی طرف سے ہے پس کوئی آدمی
اولاد یافث کو سام کے ڈیروں میں دیکھ کے حسد سے نہ جلے کیونکہ جو بات
خدا سے ہے اُسکا مخالف خدا کی مرضی کا مخالف ہے اُسکو شرمندہ ہونا
پڑے گا مناسب یوں ہے کہ جیسے سام اور یافث نے نوح کی عزت
کی تھی ویسی ممالک ایشیا اور یوروپ کے لوگ ملکے خدا باپ کی عزت کریں
سام کے پانچ بیٹے ہوئے تھے جن سے چند شاخیں دنیا میں نکلی ہوئی

پانچویں فصل

یعقوب کے بارہ بیٹوں کا بیان

یعقوب جسکا خطاب خدا کی طرف سے اسرائیل (یعنے والی بہ نزد خدا) ہے وہ بھی ایک خاص برگزیدہ بندہ تھا اُسکے عجیب واقعات کلام اللہ میں مذکور ہیں جب خدا کا وعدہ مسیح کی بابت اس شخص تک پہونچا تو اور ہی زیادہ روشن اور پُر جلال ظاہر ہوا۔ پوڑی کی رویا میں خدا نے صاف بتایا کہ مسیح یعقوب سے نکلے گا جو سب ایماندار ونکے لیئے آسمان میں داخل ہونے کا وسیلہ ہے (پید ۲۸ - ۱۲ سے ۱۷)

اس شخص کے پاس چار عورتیں تھیں دو بیبیاں اور دو باندیاں جن سے بارہ بیٹے پیدا ہوئے اور وہ اسرائیل کے بارہ سبط ہیں یہ بات فکر کے لایق ہے کیونکہ ہم یہاں کچھ دیکھتے ہیں جو پہلے نہیں دیکھا۔ توضیح یوں ہے کہ جسقدر مسیح کے اجداد اوپر مذکور ہیں اُنہیں وعدہ قرار پاتا ہوا چلا آیا ہے مگر اُنہیں سے کسی کی اولاد کو کلیتہً خدا نے اپنی قوم نہیں ٹھہرایا شیث کی اولاد میں سے بھی صرف وہی لوگ بنو الوہیم کہلاتے جو روح رسانی کی تحریک اور ہدایت کے تابع تھے۔ اور مسیح کے سب اجداد بھی سلسلہ

کی نسبت تھا ابن ابراہیم میں بشکل جدید بجلال قرار پایا کہ مسیح موعود انکی نسل سے آئے گا اور یہ وعدہ اس شخص میں اور داود بادشاہ میں ایسا صاف صاف پختہ طور سے بیان ہوا کہ مسیح یسوع خداوند کا ایک خاص نام ابن ابراہیم اور ابن داود ہو گیا (متی ۱-۱)

پھر ابراہیم کے بھی چند بیٹے پیدا ہو گئے عرب میں بارہ گھرانے ہاجرہ لونڈی سے اور ۶ گھرانے قطورہ لونڈی سے ہوئے لیکن حقیقی زوجہ سارہ سے صرف اسحاق پیدا ہوا جو اپنے آئندہ فرزند مسیح کا نمونہ ہو کے قربانی چڑہایا گیا اور خدا نے ابراہیم سے کہدیا کہ وعدہ کا فرزند صرف اسحاق ہے (پیدا ۲۱-۱۲ و ۱۷-۱۹ و ۲۱ و ۲۶-۴) اسکے بعد اسحاق کے گھر میں بھی دو لڑکے توام پیدا ہو گئے عیساؤ و یعقوب عیساؤ سے قبایل ادوم اور یعقوب سے قبایل یہود نکلے مگر انہیں بھی خدا ہی سے فیصلہ دیا گیا کہ یعقوب وعدہ کا فرزند ہے نہ عیساؤ اور کہ یعقوب کے گھرانے سے برکت نکلے گی (پیدا ۲۸-۱۴)

اور خدا تعالےٰ کی پوشیدہ مرضی اور انتظامات کے سمجھنے کا ایک اچھا موقع ہو جائے
پس یہ سارا معاملہ جو یعقوب اور اُسکی نسل کے درمیان پوڑی کی رویا کے
دن سے زرو بابل کی ہیکل تک اور پھر وہانسے مسیح رب العالمین کے تولد مجید
تک خدا کی طرف سے ہے مسیح کے لیئے خاص تیاری کا معاملہ تھا تاکہ کثرت
اور فضل اور مغفرت کا دروازہ ساری قوموںکے لیئے یسوع ابن اللہ سے
کھولا جائے

(ف) دیکھو وہ آنے والا کیسا پُر جلال ہے جسکے لیئے شروع دنیا سے خدا
نے تیاری کی اور جسقدر اُسکا آنا نزدیک ہوتا گیا اُسی قدر اُسکے لیئے خدا
سے کیا کچھ ہوتا گیا۔ اور ابتک اُسکی آمد ثانی کے لیئے تمام دنیا میں
خدا کی طرف سے عجیب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پہلی آمد شریف کے لیئے
چار ہزار برس تک نہ صرف انتظاری مگر بڑی تیاری ہوئی۔ اور دوسری
آمد کے لیئے ۱۸۹۲ برس سے تیاری ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ آپ ایسے
کام کر رہا ہے جسکو کوتاہ اندیش نہیں دیکھ سکتے ہاں آخر کو یکایک دیکھینگے
اور سمجھیں گے (اے خدا تو ہم سب کی عین وقت پر مدد کر)

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اِس بنیاد پر کہ مسیح کے بارہ رسول ہونگے
جو روحانی اسرائیل کے یعنے مسیحی کلیسیا کے اباء ٹھہریں گے۔ اُنکے نام
یہ ہیں روبن [۱] سمعون [۲] لاوی [۳] یہودا [۴] زبلون [۵] اشکار [۶] دان [۷] جد [۸] اشر [۹] نفتالی [۱۰]

کے لیئے وعدہ کے فرزند نظر آتے ہیں کسی جد کی ساری نسل کبھی خدا کی
قوم نہیں ہوئی یہانتک کہ ابراہیم و اسحاق کی بھی ساری نسل مخصوص
نہ ہوئی اُنکی ساری نسل غیر قوموں میں داخل ہے ابراہیم کے سارے
باندی بچے جو اُسکی نسل سے ہیں غیر قوم ہیں بلکہ اسحاق کا پہلوٹا بیٹا عیساؔ
بھی معہ اپنے قبایل کے غیر قوموں میں شمار ہوا ہے اور یہ سب قبایل
عرب میں جا ملے ہیں اور وہ خدا کے لوگ نہیں ہیں صرف یہی یعقوبؑ
ایک شخص ہے جسکی ساری نسل خواہ بیبیوں سے ہوئی خواہ باندیوں سے
اللہ تعالے کی قوم ٹھہری ہے۔ پس سوچو کہ اسکا کیا سبب ہے یہی ایک
سبب ہے کہ مسیح جلال کا بادشاہ جو شروع دنیا سے موعود تھا اُسکے آنے
کا وقت یعقوب کے دنوں میں ایسے موقع پر آپہونچا تھا جسکو مسیح کے
لیئے خاص تیاری کا وقت کہنا چاہیئے۔ اُسکے لیئے ایک خاص ملک
اور خاص قوم اور خاص خاص قوانین و شرایع اور خاص خاص مقامات
درکار تھے جہاں وہ آکے اپنا جلال ظاہر کرے اور جو کام وہ کرنے کو
آتا ہے بخوبی کر سکے اسلیئے اللہ تعالی نے یعقوب کی ساری نسل کو اپنی قوم
قرار دیا اور اُنکو ملک کنعان رہنے کو دیا اور انمیں شرایع و احکام اور ضوابط
و راہ رسوم ایسی قسم کے قایم کیئے جو آسمانی نقشوں کے سائے اور مسیح اور مسیحیت
کے نمونے ہوں تاکہ عارفان حق کے لیئے مسیح اور مسیحیت کی پہچان کا

کہلائے اِس وجہ کے سوا اور کوئی وجہ خصوصیت اُنکے لیئے نہیں ہوسکتی جِس سے وہ ساری دنیا پر ممتاز ہو جائیں۔ یہ بات بالکل برحق ہے کہ مسیح اُنہیں آیا اور جبکہ وہ آیا بھی نہ تھا صرف وہاں تیاری تھی اُسی وقت اتنا بڑا درجہ اُنکا ہو گیا تھا اور نہ صرف زبانی ہو گیا تھا بلکہ برکات بھی اُسی درجہ کے اُنہیں نمایاں ہوئے تھے جو اُس درجہ اور رتبہ کی صداقت پر گواہ تھے۔ اب اگر مسیح بوسیلہ ایمان کے ہماری روح میں آجاوے تو ہماری عزت اور بزرگی خدا کے سامنے کسقدر ہو جائے گی اور ہمارے گناہ اُسی وقت ہم سے دور دفع ہونگے۔ اِس بات پر آپ ہی سوچ لو۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسیح کو نہ قبول کرنے کے سبب یہ فضیلت یہودیوں سے چھن گئی ہے اور مسیحی کلیسیا کو دی گئی ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ فضیلت ملی ہے (یوحنا ۱-۱۱ و ۱۲)

یہودا سے داؤد تک

یہودا [۲۴] فارض [۲۵] حصرون [۲۶] ارام [۲۷] عمنداب [۲۸] نحسون [۲۹] سلمون [۳۰] بوعز [۳۱] عوبید [۳۲] یسی [۳۳]
داؤد بادشاہ [۳۴]

یوسف[11] بنیامین[12] - یہ اسرائیل کے بارہ سبط ہیں عبرانی میں لفظ شبط ہے بمعنے عصائے حکومت - اِن لوگونکے نام بھی الہام سے رکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اِنکے ناموں میں بعض الہی انتظامات کے اشارے ملتے ہیں - یعقوب نے اپنی موت سے پہلے اِن فرزندونکے حقمیں بالہام جوکچھ فرمایا تھا دیکھو (پید ۴۹ - ۱ سے ۲۸) اور آئندہ زمانہ میں ہر بیٹے کی اولاد کا حال اُسی طرح ظہور میں آیا اور یوں ہر فرقہ اسم بامسمے نکلا یہ امر اتفاقی نہیں ہو سکتا الہی ارادہ سے تھا - لفظ بنی اسرائیل اِن بارہ فرزندوں اور اِنکی تمام نسل کے لیئے عام ہے اور کسی کا اسمیں کچھ دخل نہیں ہے ہاں روحانی بنی اسرائیل تمام مسیحی ایماندار کہلاتے ہیں خواہ وہ کسی قوم میں سے ہوں - تو بھی بنی اسرائیل صرف یہی لوگ ہیں اور اسمیں کچھ شک شبہہ نہیں کہ قوم بنی اسرائیل تمام روئے زمین کی قوموں میں افضل اور اعلیٰ اور ممتاز قوم تھی محمد صاحب بھی کہتے ہیں (اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ)

اور خداتعالےٰ اُنکو اپنی قوم یعنے اپنے رشتہ دار قرار دیتا ہے اور اُنکی رفاقت میں چلتا ہے (خروج ۳۳ - ۱۶) یہ بزرگی اُن لوگونکو صرف اسلیئے حاصل ہوئی کہ مسیح اُنہیں سے آنے والا تھا کہ یعقوب کے خون میں سے جسم لیکے ظاہر ہو اور کہ اللہ تعالےٰ اُس قوم میں اُتارا ہوا اور وہ قوم اُسکے نام کی

جب مصر میں تھے ہارون نے جو فرقہ لاوی سے تھا اور پہلا سردار کاہن ہوا
ہے عمنداب کی بیٹی الیسبع سے شادی کی تھی اور عمنداب یہودا کی
پانچویں پشت میں ہے۔ بعض اہل فکر کہتے ہیں کہ اسی شادی سے کہانت
اور بادشاہی کا میل ہو گیا تھا جو آخر کو مسیح میں ظاہر ہوا کہ وہ خداوند بادشاہ
بھی ہے اور سردار کاہن بھی ہے
لفظ یہودا کے معنے ہیں محمود یا ستودہ یعنے تعریف اور ستایش کیا ہوا
شخص = یہ نام اس شخص کو بارادہ الہی صرف اسلیئے دیا گیا تھا کہ اُسکی
نسل سے مسیح آنے پر تھا جو فی الحقیقت اولین اور آخرین بلکہ کل مخلوقات
سے ستودہ ہے۔ مسیح کے سوا زمین آسمان میں اور کوئی ہے نہیں جسکی
ہم ستایش کریں۔ مسیح نے ہمیں بے حد پیار کیا اور ہمیں بچا لیا اُسکا حق ہے
کہ ستودہ ہو اور کسی نے ہمارے لیئے کیا کیا ہے جسکے سبب سے ہم
اُسکی ستایش کریں۔ مسیح خود ستودہ ہے اور صرف مسیح کے سبب سے
اس جہان میں اور اُس جہان میں لایق اور مناسب طور پر خدا باپ
ستودہ ہے اور وقت چلا آتا ہے کہ یہ ستایش کا بھید زیادہ روشن ہوگا
اس وقت بغور پڑھو (یشعیا ۱۱ و ۱۲ باب) اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ یسّی کے
تنہ سے جو نصر نکلے گا اسکے سبب سے جہان مبدّل اور منوّر اور نجات یافتہ
ہو کے خدا کی ستایش اور حمد کا نعرہ مارے گا۔ پھر دیکھو کیا لکھا ہے

یہ گیارہ پشتیں ہیں جنہیں یعقوب سے منتقل ہوتا ہوا وعدہ چلا آتا ہے
یعقوب کے بارہ بیٹوں میں سے خدا نے یہوداکو جو چوتھا لڑکا تھا
چُن لیا تھا کہ مسیح اُسکے گھرانے سے آوے۔ اور یعقوب نے اپنے
وصیت نامہ میں بالہام یوں کہہ دیا تھا (پید ۴۹ – ۱۰) یہوداسے ریاست
کا عصا جدا نہو گا اور نہ حاکم اُسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا
جبتک کہ شیلا نہ آوے اور قومیں اُسکے پاس اکٹھی ہونگی۔ ضرور یہ مسیح
کے حق میں ہے۔ اسیری کے بعد عزرا نے یوں لکھا ہے کہ رو بن اسرائیل
کا پہلوٹا تھا اُسنے گناہ کیا اسلیئے اُسکے پہلوٹے ہونے کا حق یعقوب نے
یوسف کو دے دیا اور یہودا زور پکڑ گیا اور اپنے بھائیوں میں زور آور
ہو گیا اور سردار اور والی اُسی میں سے ہے (اتو ۵ – ا و ۲) یہ زور آوری
جو یہوداکو حاصل ہوئی یعقوب کی پیشین گوئی میں مندرج تھی اور یہ
خاص اسی سبب سے تھی کہ مسیح کی بڑی قدرت کا سایہ وہاں نظر آوے
جہاں سے وہ آنے پر تھا۔ پس اس فرقہ کو اُن گیارہ فرقوں پر اُسی وقت
سے عزت حاصل ہو گئی تھی جب بھائیوں نے سنا تھا کہ باپ نے اُسکے
حق میں ایسا ایسا کہا ہے اور یہ باتیں مصر میں ہوئی تھیں ــــــ
لاوی کے فرقہ کو دینی خدمت کی عزت ملی تھی اور یہ دونو فرقے اُسی وقت
سے ممتاز ہوئے تھے ایک بادشاہی کے لیئے دوسرا دینی خدمت کے لیئے

جب مصر سے نکلے (۶۰۰۴۷) نفر تھے۔ جب میدان میں آکے بحکم الٰہی
اِن فرقوں کے لیئے مدارج اور مراتب مقرر ہوئے کہ خدا کا خیمہ جو مسیح
یسوع کا نمونہ تھا انکے بیچ میں ہو اور وہ سب اپنے اپنے مقام مقررہ
میں رہیں تب خدا سے حکم ہوا کہ بنی یہودا خیمۂ الٰہی کے شرق میں ڈیرہ
رکھیں (اور یہ اسلیئے تھا کہ آفتاب صداقت اُنہیں سے طالع ہونے پر
تھا (ملاکی ۴-۲) پھر حکم تھا کہ کوچ کے وقت سب سے پہلے انکا کوچ
ہو اور سب فرقے بہ ترتیب انکے پیچھے چلیں کیونکہ جہان کا حقیقی پیشوا یسوع
مسیح انہیں سے آنے پر تھا (گنتی ۲-۳ و ۴ و ۹) ہر فرقہ کے لیئے ایک
جھنڈا تھا اُس نشان کے موافق جو اُنکے جد یعقوب نے اُنکے ابا دوازدہ
گانہ کو اپنے وصیت نامہ میں بالہام دیا تھا (پیدایش ۴۹-۱ سے ۲۷)
یہودا کے جھنڈے پر شیر بچے کی تصویر تھی کیونکہ مسیح جو حقیقی شیر خدا ہے
انہیں سے تھا۔ پھر انکے جھنڈے پر یہ الفاظ بھی کندہ تھے (اُٹھ اے خداوند
تیرے دشمن پریشان ہوں) یہ بات احادیث یہود سے معلوم ہوئی
ہے کہ یہ الفاظ جھنڈہ یہودا پر کندہ تھے یہ تو وہی الفاظ ہیں جو
بوقت کوچ موسےٰ کہا کرتا تھا (گنتی ۱۰-۳۵)
تمام بنی یہودا میں سے خدا نے یسی (بمعنے مردانہ) نام ایک شخص کو چن لیا
کہ مسیح اُسکے گھرانے سے آوے اور وہ بیت اللحم بستی میں ایک ذی عزت

(یرمیاہ ۲۲ - ۶۹۵)

(ف) فرقہ یہوداہ میں بادشاہی کیوں آگئی اسلیئے کہ مسیح سلطان السلاطین ورب العالمین جل شانہ انہیں سے نکلنے پر تھا پس اسکی جلیل سلطنت کا سایہ اس فرقہ کے سلاطین علے الخصوص داؤد اور سلیمان میں دکھلایا گیا تھا تمام دنیا کی سلطنتیں بلکہ وہ اسرائیلی سلطنت بھی جو رحبعام کے وقت یہوداہ سے جدا ہو گئی تھی دنیاوی انتظام کے لیئے خدا کا بندوبست تھا اور اب ہے لیکن یہوداہ کی سلطنت جو دنیا میں ہو گذری اور داؤد سے شروع ہو کے یکونیاہ پہ ختم ہوئی نہ صرف انتظام کے لیئے بلکہ مسیحی آیندہ سلطنت ابدی کا نمونہ سا تھا فقط

بنی یہوداہ صرف وہی لوگ ہیں جو یہوداہ سے نکلے (ا نوم ۴ سے ۱۲) لیکن اسیری کے بعد لفظ یہودی ایسا عام ہو گیا تھا کہ بارہ فرقوں میں سے ہر فرقہ کا شخص یہودی کہلانے لگا تھا تو بھی صحیح بات یوں ہے کہ یہودی وہی ہے جو یہوداہ کی نسل سے ہے اور سب دوسرے فرقوں کے لوگ ہیں جب بنی یہوداہ کی فضیلت کا ذکر آتا ہے تو مراد کل اسرائیلیوں سے نہیں صرف نسل یہوداہ سے غرض ہے۔

خروج مصر کے وقت سے بنی یہوداہ زیادہ ممتاز نظر آتے ہیں جب یہوداہ مصر میں آیا تھا اُسکے ساتھ تین بیٹے اور دو پوتے تھے (۴۶ - ۱۲)

اِس معاملہ میں یہ دکھلایا گیا تھا کہ خدا کی حقیقی ہیکل تیرے اُس بیٹے سے بنے گی جو حقیقی سلیمان ہے یعنے سلامتی کا شاہزادہ اور ایسا ہی ہوا کہ سلیمان کی چالیسویں پشت میں مسیح یسوع سلامتی کا شاہزادہ آیا اور اُسنے غیر فانی مقدس ہیکل اُٹھائی جو ابھی بنی چلی جاتی ہے ——

ثالثاً داؤد سے عبادت الٰہی کا بندوبست ہوا جو اُس روحانی عبادت کا پرتو تھا جسکے موافق دنیا کی حدوں تک خدا کے برگزیدے اُسکی حضوری میں روح اور راستی سے عبادت کر رہے ہیں

ساتویں فصل

فضایل خاندان داؤد

(۲ سموئیل ۷ - ۱۶) تیرا گھر اور تیری سلطنت ہمیشہ تک تیرے آگے قایم رہے گی تیرا تخت ہمیشہ ثابت ہوگا - داود کہتا ہے اے خداوند میں کون ہوں کہ تو نے مجھے یہاں تک پہونچایا - مگر یہ بیان مسیحی ہیکل کا اور مسیحی سلطنت کا اور مسیح کے تخت کا تھا جو لازوال چیزیں ہیں (یشعیاہ ۵۵ - ۳ و ۴) میں تم سے ابدی عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتیں تمہیں دونگا دیکھو میں نے اُسے قوموں کے لیئے گواہ مقرر کیا ہے بلکہ لوگوں کا پیشوا اور فرمان روا

زمیندار تھا اُسکا نسب نامہ دیکھو (کتاب روت ۴ - ۱۸ سے ۲۲) اور اس
شخص کے بھی آٹھ بیٹے تھے اُنہیں سے خدا نے اُسکے چھوٹے بیٹے داود
(یعنے محبت کردہ شدہ) کو چُن لیا کہ بادشاہی اور پیغمبری کا منصب بھی
پاوے اور یہ مسیح رب الافواج اُسکی نسل سے آوے پس خدا نے اُسکو
شموئیل نبی کے ہاتھ سے ممسوح کیا اور نبوت کی روح بھی بخشی اور جب وہ
مستقل ہو گیا تو اُسنے یہودیوں کا دینی و دنیاوی انتظام توریت شریف
کے موافق کیا اور بہت خوبی و درستی سے کیا

اس داود میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کا سایہ تین باتوں میں خوب
نظر آتا ہے اولاً یہ کہ داود نے خدا سے قوت پا کے اچھی طرح شریروں
اور مخالفوں کو دبایا اور مارا بھی اور اچھی سزا تلوار سے دی اور اپنی سلطنت
کو بہادری سے بطاقت الٰہی کنعان میں قایم کیا یہ معاملہ سلطنت مسیحی
کی اُسی شان کا سایہ تھا جسکا ذکر (زبور ۲ - ۸ و ۹) میں ہے کہ مسیح ابن اللہ
اپنی آمد ثانی میں لوہے کی لاٹھی سے حکومت کرے گا اور شریروں کو
مثل کمہار کے برتنوں کے چکنا چور کر کے سب کچھ اپنے قبضہ میں لاوے گا
ثانیاً یہ کہ داود نے خدا کے گھر کا انتظام کیا اور اُسکے لیئے بڑا سامان
جمع کر دیا کہ بیت المقدس یعنے خدا کا پاک گھر بنایا جاوے مگر خدا نے
فرمایا کہ تو نہیں تیرا بیٹا یہ کام کرے گا چنانچہ سلیمان نے وہ گھر بنایا

مریم کنواری کے لیئے ہے جس سے مسیح نے تولد حاصل کیا

واضح ہو کہ داود کے سب بیٹے جو بیگمات سے پیدا ہوئے ۱۹ تھے (اتو ۳-۱ سے ۹) خدا نے اُن سب میں سے بنت سبع کے بیٹے سلیمان کو چن لیا تا کہ داؤد کا جانشین ہو اور کہ مسیح اُسکے گھرانے سے آوے

۳۵ سلیمان ۳۶ رحبعام ۳۷ ابیا ۳۸ اسا ۳۹ یہوسفط ۴۰ یورام ۴۱ اخذیاہ ۴۲ یواس ۴۳ امصیا
۴۴ عزیا ۴۵ یوتام ۴۶ آخز ۴۷ حزقیا ۴۸ منسی ۴۹ امون ۵۰ یوسیا ۵۱ یہویقیم ۵۲ یکونیاہ ۵۳ اثیر
۵۴ شلتی ایل ۵۵ زروبابل یہ شاخ سلیمان کی ہے (اتو ۳ باب)

اور ناتن بن داؤد جو سلیمان کا حقیقی بھائی ہے اور اُسی بنت سبع سے پیدا ہوا۔ اُسکا حصّہ بھی اس مسیحی نسب نامہ میں تھا جسکا کچھ ذکر صراحتاً عہد عتیق میں نہیں ہے ہاں اشارتاً کچھ ہے (ذکریا ۱۲-۱۲) مراد آنکہ جب مسیح دوسری بار آئے گا اور سب یہودیوں سے پہچانا جائے گا اُسوقت سب گھرانے الگ الگ اُسکے لیئے ماتم کرینگے اس پشیمانی میں کہ اُس برحق مالک کے ساتھ کیسی بدسلوکی ہوئی پس نبی کہتا ہے کہ جیسے سب گھرانے الگ الگ روئیں گے ویسے داؤد کا گھرانا الگ اور ناتن کا گھرانا الگ روئے گا کیا سبب ہے کہ ناتن کے گھرانے کو داؤد کے گھرانے سے الگ کیا ہے اور اُسی طرح سموعہ برادر ناتن کے گھرانے کو الگ کیا ہے ظاہراً ایسا ہے کہ سلیمان کے گھرانے کو داؤد کا گھرانا اسلیئے کہتا ہے کہ سلطنت

داؤد کی سچی نعمتیں کیا ہیں۔ جو دنیاوی نعمتیں جسمانی اور ظاہر طور پر داؤد نے پائیں نہیں انکی باطنی حقیقت مراد ہے جو یسوع مسیح ہیں اب دیکھئے ہو اور وہی مسیح گواہ اور پیشوا اور حاکم ہے (ذکریاہ ۱۲ – ۷ و ۸) خداوند یہودا کے خیمونکو پہلے رہائی دے گا تاکہ داؤد کا گھرانا اور یروسلم کے باشندے یہوداکی بہ نسبت اپنی زیادہ بڑائی نکریں اسی دن خداوند یروسلم کے باشندوں کی حمایت کرے گا اور وہ جو اُس دن اُنمیں سے گرا پڑا ہو گا داؤد کی مانند ہوگا اور داؤد کا گھرانا خدا کی مانند ہو گا بلکہ خداوند کے فرشتہ کی مانند جو اُنکے آگے آگے ہو در اصل یوں ہے وبیت و وید کالوہیم کملاک یہواہ یہ فضیلت اس گھرانے کو اسلیئے ہے کہ یسوع مسیح ابن داؤد خدائے مجسم وہاں ہے

آٹھویں فصل

داؤد سے زروبابل تک

اس فصل کو ذرا غور سے پڑہنا چاہیئے کیونکہ اب داؤد سے دو شاخیں نکلتی ہیں اور دو نو شاخوں کے انجام پر خداوند مسیح آتا ہے تاکہ کامل طور سے ابن داؤد ہو۔ ایک شاخ یوسف شوہر مریم کے لیئے ہے دوسری شاخ

کبھی داؤد کے تخت پر بیٹھے اور یہوداہ پر سلطنت کرے
اس فتوی کا مطلب یہ ہے کہ اسکی اولاد میں سے کوئی آدمی ویسا تخت نشین نہوگا جیسے اوپر پہلا بیان ہوا تخت نشین ہوتے چلے آئے ہیں پس ظاہری سلطنت کا خاتمہ ہوگیا
یہ معنے نہیں ہیں کہ اسکی اولاد مرجائے گی اور آگے کو اسکی نسل دنیا میں نہ چلیگی بلکہ صرف دنیاوی ظاہری تخت کی نفی ہے جو داؤد سے لیکے اسوقت تک آئی تھی اور ایسا ہی ہوا کہ ظاہری سلطنت اسی شخص پر ختم ہوگئی اور مطلقاً جاتی رہی اور اتبک بنی داؤد میں سے کوئی بادشاہ ظاہری سلطنت کا نہوا۔ لیکن یکونیاہ کی اولاد یرمیاہ کے سامنے موجود تھی اور بابل میں رہی پھر مسیح تک انکا پتہ ملتا ہے اور بابل سے واپس آکے عزرا نے یکونیا کی اولاد کے نام لکھے ہیں کہ موجود تھی
مسیحی آسمانی سلطنت کا انکار اس یکونیاہ کے فتوی میں ہرگز نہیں ہے نہ جسمانی نسل کے اجرا کا انکار ہے قریباً ۸۰ برس بعد اسکی نسل کا ذکر عزرا سے (اتو ۳-۱۷ سے ۱۹) میں ہوا ہے
یہ بھی یاد رہے کہ اس یکونیاہ کا بیٹا یشیر تھا اور یشیر کے سات بیٹے تھے پہلا شلتی ایل اور تیسرا فدایاہ۔ اور فدایاہ کا بیٹا زربابل ہے پس شلتی ایل زربابل کا تایا ہوا۔ لیکن متی و لوقا میں اور عزرا ۳-

داؤد کی انہیں چلی آئی تھی اور ناتن کا گھرانا اسلیئے جدا کیا ہے کہ اُس گھرانے کا علاقہ بھی مسیح کے ساتھ زیادہ تر ہے بوسیلہ مریم مبارک کے۔ لوقا کی انجیل میں مریم کے نسب نامہ سے ناتن والی شاخ کے نام یوں مرقوم ہیں

ناتن ۱ متتھا ۲ مینان ۳ ملیا ۴ الیاقیم ۵ یونان ۶ یوسف ۷ یہودا ۸ شمعون ۹
لیوی ۱۰ متتات ۱۱ یوریم ۱۲ الیعزر ۱۳ یوسیس ۱۴ عیر ۱۵ المودام ۱۶ قوسام ۱۷
ادی ۱۸ ملکی ۱۹ نیری ۲۰ شلتئی ایل ۲۱ زروبابل ۲۲

سلیمانی سلسلہ میں بادلوان شخص یوکنیاہ لکھا ہے اُسی کو کونیاہ ویکونیاہ ویہویکین بھی کہتے ہیں وہ آخری بادشاہ اولاد داؤد میں سے تھا اور بڑا شریر بدکار ظالم تھا وہ بابل میں قید ہو کے گیا اور کچھ عرصہ کے بعد یروسلم شہر برباد ہوا اور یہ شخص بابل ہی میں مرگیا اور وہاں بڑی عزت سے دفن ہوا تھا۔ اس شخص کا زمانہ نبی داؤد کے لیئے کوڑے اور چابک کھانے کا زمانہ تھا غور سے پڑھو (زبور ۸۹ - ۳۰ سے ۵۲ تک) انقطاع رحمت وانقطاع وعدہ کا وقت نبی داؤد پر کبھی نہ آوے گا اس بارہ میں خدا تعالی نے قسم کھا کے اقرار کر لیا ہے

یکونیاہ کی بابت (یرمیا ۲۲ - ۳۰) میں لکھا ہے۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اس شخص کو بے اولاد لکھو۔ ایسا آدمی جو اپنے دنوں میں اقبالمندی کا منھ نہ دیکھے گا کیونکہ کوئی اُسکی اولاد میں سے بھی اقبالمند نہ ہوگا کہ

مرقوم ہے اسکا جواب اسی مقام سے بقرینہ ظاہر ہے کہ وہ نیری کا حقیقی بیٹا
نہیں ہے بلکہ نیری کی بیٹی سے شادی کرکے بحق دامادی بیٹا ہوا ہے اور جب
اسکے گھر میں بھی صرف ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے اور وہ زروبابل برادرزادہ
کو دی گئی ہے اور اس سے ریصا پیدا ہوا ہے جس سے ناتن کا نسب نامہ
مریم تک چلا ہے۔ یہ سبب ہے کہ شلتی ایل و زروبابل سلیمانی شاخ کے
شخص ناتن کی شاخ میں آگئے ہیں شادیوں کے سبب سے (ف) یہ بھی خدا
کی عجیب گہری حکمت تھی کہ سلیمان کا خون ایک خاص موقع پر آکے سلیمان
کے گھر کی طرف چلا ہے کہ مریم نہ صرف ناتن کی بلکہ سلیمان کی بیٹی بھی ہو جائے
= پس زروبابل شلتی ایل کا حقیقی بھتیجا اور خون کا شریک ہوکے سلیمانی
تخت کا وارث ہے اور وراثت داؤدی اپنے بیٹے ابیہود کو پہونچاتا ہے متی
والے نسب نامہ میں = اور لوقا والے نسب نامہ میں وہ اپنی ساس اور
نانی کا جو نیری لاولد کی بیٹی تھی بحق دامادی وارث ہوکے نیری کا سلسلہ
جاری کرتا ہے اور ساس کی میراث اپنے بیٹے ریصا کو پہونچاتا ہے
شرع یہود کے موافق

اب اگر کوئی کہے کہ (اتو ۳-۱۹ و ۲۰) میں زروبابل کی اولاد کا ذکر لکھا ہے وہاں
نہ ابیہود ہے نہ ریصا۔ یہ اعتراض قابل توجہ کے نہوگا اسلیئے کہ ریصا کا نام
تو وہاں آنہیں سکتا کیونکہ وہ ناتن کے نسب نامہ کا شخص ہے اور تواریخ

۲-۲ دیکھا یا ۱۲-۱ ، اورجبی ۱-۱۰ وغیرہ میں لکھا ہے کہ زروبابل شلتی ایل کا بیٹا تھا۔ یہ اسلئے ہے کہ شلتی ایل لاولد تھا اُسنے اپنے تیسرے بھائی فدایاہ کا بیٹا زروبابل لے کے اپنا بیٹا قرار دیا تاکہ اپنی میراث اُسکو دے اسلئے زروبابل کو کہیں شلتی ایل کا اور کہیں فدایاہ کا لکھا ہے

پھر لیک اور ظاہری مشکل ہے کہ شلتی ایل اور زروبابل یہ دونو یعنے تایا اور بھتیجا جو سلیمان کی شاخ میں ہیں وہ ناتن کی شاخ میں بھی مذکور ہیں اور اُن سے دو نسب نامے جدا جدا دو طرف چلے جاتے ہیں اگرچہ یہ بات بظاہر کچھ حیرانی کی ہے فی الحقیقت اسکا سمجھنا کچھ مشکل نہیں آسان ہے اور بہیر موقعات اور قراین سے حل ہوجاتا ہے ایسا کہ کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہتا قرینہ ظاہر کرتا ہے کہ شلتی ایل کے گھر میں کوئی بیٹی ہے جو زروبابل کو دی گئی ہے اور اسطرح دو حق زروبابل کے شلتی ایل کے ساتھ ہوگئے ہیں اولاً وہ برادرزادہ ہو کے تایا کے مال کا وارث ہے دویم داماد ہو کے بھی وارث اور فرزند ہے

یہ بھی یاد رہے کہ شلتی ایل شاہزادہ یکونیاہ کا پہلوٹا بیٹا ہے کیونکہ عزرا نے اُسکے جدی نسب نامہ میں اسی طرح لکھا ہے (اتو ۳-۱۶ سے ۱۹) پس ضرور وہ سلیمانی شاخ کا آدمی ہے۔ اب سوال یہ آتا ہے کہ پھر وہ ناتن کی شاخ میں نیری کا بیٹا کیوں لکھا گیا ہے جیسے (لوقا ۳-۲۷) میں

زروبابل کی بیسویں پشت میں اوپر ہے۔ پھر وہ ہیکل بظاہر کسدیوں کے
ہاتھ سے اور فی الحقیقت ان یہودیوں کے گناہوں کے ہاتھ سے گرائی
گئی تھی اور ستر برس تک برباد رہی۔ اب پھر وہ اُٹھائی جاتی ہے بحکم ایک
غیر قوم بادشاہ کے جسکا نام خورش ہے = توبھی خدا کا گھر بناتا یہ کام
صرف داؤد کے بیٹے کا ہے اور کوئی اسکام کو نہیں کرسکتا ہاں اُسکی مدد
سب لوگ کرسکتے ہیں اگر چاہیں مگر بنانے والا ابن داؤد ہوگا = پس ملک
فارس سے اور شاہ فارس سے زروبابل بھیجا گیا اس لیئے کہ وہ ابن
داؤد تھا اور مسیح یسوع کا دادا تھا اور نیک بندہ خدا تھا اور اُس کے
ساتھ حجی نبی اور صفنیاہ نبی اور ذکریاہ نبی اور نحمیاہ بزرگ اور عزرا فاضل
اور یشوع سردار کاہن وغیرہ خاص خاص لوگ اس کام میں شریک
اور شامل تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عجیب عجیب باتوں کا ظہور اُنہیں
دنوں میں ان نبیوں کے وسیلہ سے ایسا ہو رہا تھا جس سے خوب ظاہر اور ثابت
ہے کہ ایک بڑا بھاری کام ہوتا تھا۔ اُسکا انجام تا آخر خدا سے ہوا ہے اگر کوئی
چاہے کہ اُسوقت کے حالات معلوم کرے تو ان نبیوں کی کتابوں کو بغور پڑھے
تب اُسے معلوم ہو جائیگا کہ یہ ہیکل شریف جو بناتے تھے خاص مسیح یسوع خداوند کی
تشریف آوری کے لیئے بن رہی تھی کہ اُس عمارت میں مسیح آوے اور سلامتی بخشے
دیکھو کیا لکھا ہے (حجی ۲-۹) اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا اور میں

ہیں صرف سلیمانی نسل کا ذکر ہوا ہے

پھر ابیہود کا نام وہاں کیوں نہ آیا اسمیں میرے تین احتمال ہیں شاید وہ

زروبابل کے پوتوں میں سے ہے اور ضرور متی نے انتخابی نسب نامہ

لکھا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ابیہود کے دو نام ہوں ایک تواریخ میں آگیا ہو

دوسرا خانگی نسب نامہ میں رہا۔ یا آنکہ جب کتاب تواریخ عزرا نے لکھی

تھی زروبابل زندہ اور جوان تھا اور اولاد پیدا ہو رہی تھی ممکن ہے کہ

بعد تحریر کتاب وہ کسی وقت پیدا ہوا ہو اور وہی وارث ٹھہرا ہو ایسے

اعتراض کو جگہ نہیں ہے اور نہ متی کے عہد میں ایسے کچھ اعتراض ہوئے

زروبابل بزرگ کا بیان

زروبابل (یعنے پیدائش بابل یا پراگندہ بابل) یکونیاہ شاہ سردل کا پرپوتا مسیح

کے اجداد میں وہ آخری شخص ہے جسکے نام پر عہد عتیق میں نسب نامہ

عالی تمام ہو جاتا ہے یہ شخص تولد مجید سے ۵۳۶ برس پیشتر خورش شاہ فارس

کی طرف سے یروشلم میں ناظم مقرر ہوکے آیا تھا اور بادشاہ نے اسکو

کہا تھا کہ ہیکل شریف کی عمارت کو پھر بنا دے دیکھو کیا لکھا ہے (عزرا

۵-۱۳ سے ۱۶ ذکریاہ ۴-۸ سے ۱۰)

یہ ہیکل شریف اولاً اس زروبابل کے جد سلیمان سے بنائی گئی تھی اور سلیمان

اور جب زروبابل نے اپنے ہاتھ سے بنیوڈالی تب خدا کا کلام نازل ہوا کہ زروبابل نے بنیوڈالی ہے اور زروبابل ہی عمارت کو تمام بھی کریگا
بنیوڈالنے کے وقت جو کلام حجی نبی پر نازل ہوا سوچ کے پڑھو تاکہ بہت سا فضل حاصل کرو (حجی ۲-۱۸ اسے ۲۳)

آیت ۲۱ و ۲۲ میں اُن تبدیلات کا ذکر ہے جو مسیح سے دنیا میں ہونے والی تھیں اب دیکھو کہ مسیح سے کس قدر دنیا میں جنبش ہوئی ہے اور زیادہ تر سلطنتیں اُلٹ گئی ہیں اور مسیحی خیالات نے تمام دنیا کو ہلادیا ہے - پھر آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ اے میرے بندے زروبابل میں اُسی دن تجھے لے لونگا اور نگینہ کی طرح تجھے جڑونگا - اُسی دن سے کیا مراد ہے - اور نگینہ کی طرح جڑنے سے کیا مطلب ہے - اُسی دن سے مراد ۲۴ تاریخ ماہ کسلو ہے (۱۸ و ۲۰) جسدن ہیکل کی بنیاد زروبابل نے رکھی تھی - خدا کی روح نے اُس تاریخ پر زور دیکے یہ دکھلایا تھا کہ یہی تاریخ ہے جسمیں زروبابل مثل نگینہ کے جڑا جائے گا - اور ۲۴ ماہ کسلو ۲۵ ماہ دسمبر تھی جس تاریخ میں مسیح کا پیدا ہونا درمیان کلیسیا کے مشہور ہے کیونکہ کسلو چاند کے اُس مہینے کا نام ہے جو ماہ دسمبر میں نئے چاند سے شروع ہوتا ہے اور اور اُسی کو نواں مہینا کہتے ہیں (زکریا ۱-۱) - پھر دیکھو کہ مسیح زروبابل کا بیٹا اور اُسکا خون ہے اور مسیح کا بدن خداتعالے کی ہیکل ہے نہ ہیکل کا بیرونی حصہ جو

انہیں سلامتی بخشونگا (ملاکی ۳-۱) وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آویگا دیکھو وہ یقیناً
آویگا رب الافواج فرماتا ہے (ف) اسکا جلال پہلی سے کہیں زیادہ ہوا کوئی یہودی
اُٹھے اور بتلاوے کچھ نہیں ہوا مگر یہ ہوا کہ خدا مجسم وہاں آ موجود ہوا جس سے
جہان کی سلامتی ہے اور اُسکے وہاں آنے سے ہیکل کو شرف ہے کیونکہ وہ خدائے
مجسم ہے کسی نبی کے آنے سے خدا کے گھر کو کچھ شرف نہیں ہوتا بلکہ
اُس نبی کو شرف حاصل ہوتا ہے کہ وہ خدا کے گھر میں آیا یہاں خدا کی
ہیکل شرف حاصل کرتی ہے مسیح سے اس لیئے کہ وہی ہیکل کا مالک
ہے جیسے ملاکی نبی کی عبارت ہے کہ ہیکل اُس کی ہے اور کہ وہ
خاص مالک ہے) وہی اس عمارت میں آوے گا اور یقیناً آویگا
سو آگیا۔ پھر ذکریا نے یہ بھی کہا تھا کہ میرا بندہ جسکا نام شاخ ہے
آنے والا ہے اور وہی ہیکل بنائے گا (ذکریا ۶-۱۲) پس یہ ہیکل جو
بنی تھی اس لیئے تھی کہ مسیح اس میں آوے پھر وہ آکے دوسری ہیکل
بناوے گا یہ بیان عین وقت پر ہے۔ پھر لکھا ہے کہ زروبابل نے
جسوقت جاکے ہیکل کی بنیاد رکھی اُس کے ہاتھ میں ساہول تھا یعنے وہ
سوت جس سے معمار دیوار کی استقامت دریافت کرتا ہے اور زمین کو بھی
ناپتا ہے) اُسوقت خداتعالےٰ کی روح بڑے پیار سے زروبابل کے
ہاتھوں میں اُس ساہول کو دیکھ رہی تھی (ذکریا ۴-۹و۱۰)

(کہ اول باخر نسبتے دارد) خدا کا شکر ہو کہ انجام سلسلہ کا شکل آغاز کے مبارک ہے - اے مالک خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہو کہ تیرے فضل سے ہم اُسے پہچانتے اور مانتے ہیں جو موعود تھا اور اب موجود مسجود معبود ہے خدا سے خدا نور سے نور یسوع مسیح خدائے مجسم ہے

تنزیلی و خشک زمین کا بیان

انتظام الٰہی یوں تھا کہ بزرگ زروبابل کے بعد مسیحی نسبی سلسلہ کا ایک اور ہی رنگ ہو جائے کہ آہستہ آہستہ نہایت غریبی ان پر آوے اور کہ وہ گھرانہ جو عہد آدم سے زروبابل تک مشہور معروف اور سربلند و سرآوردہ چلا آتا ہے غریبی کے گوشہ میں جا ٹکے کیونکہ آنے والا ذوالجلال بحالت خاکساری آتا ہے کہ خاکساروں کو بچاوے = اُسکی نگاہوں میں دنیاوی ثروت سے خاکساری زیادہ عزیز اور قیمتی ہے - آنے والا نہیں چاہتا کہ کسی بادشاہ کے گھر میں جنم لے اور بادشاہی زور و طاقت سے اپنا دین پھیلائے وہ اپنا الٰہی زور دنیاوی کمزوری میں دکھلانا چاہتا ہے وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ سب آدمیوں کو بتلا دے کہ اگر وہ سرافرازی چاہتے ہیں تو خاکساری

مسیحی کلیسیا کا درجہ ہے بلکہ مسیح کا بدن جبین قدس الاقداس ہے جسمیں ابد تک خدا کی سکونت ہے پس یہ جو فرمایا تھا کہ اسی دن میں تجھے نگینہ کی طرح جڑونگا اسکے اور کچھ معنے نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ یسوع مسیح ابن زروبابل الٰہی مقررہ تاریخ پر تولد ہوا اور خدا کی حقیقی ہیکل بنا اور سب فرشتوں نے اُسے سجدہ کیا اور اب تمام دنیا کی کلیسیا ۱۸۹۲ برس سے اس حقیقی ہیکل میں عبادت کرتی ہے

پھر ایک وقت آیا کہ خداوند مسیح بموجب پیشین گوئی حجی و ملاکی کے زروبابل کی ہیکل کی اسی عمارت میں آموجود ہوا اور اپنے بدن کی ہیکل کو قدس الاقداس بتلا کے بمقابلہ اُس جسمانی عمارت کے پیش کیا اور فرمایا کہ تم اس قدس الاقداس کو ڈھادو میں اُسے تیسرے دن اُٹھاونگا (یوحنا ۲-۱۹) چنانچہ اُنہوں نے ڈھادیا کہ مسیح کو مصلوب کیا اور اُس نے تیسرے دن آپکو مُردوں میں سے اُٹھایا جیسے فرمایا تھا اور اب وہ عرش مجید پر خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور وہاں رہے گا جبتک وہ سب امور وقوع میں آویں جنکا واقع ہونا حکمت الٰہی نے مقرر کر دیا ہے اور کہ مسیح کے سب دشمن اُسکے پاؤں کی چوکی بطابق الٰہی ہو جائیں (۱) مسیح رب الافواج کا عالی نسب نامہ عہد عتیق میں اس زروبابل پر اور کیسے عمدہ وعجیب وعدہ پر اور کیسے کیسے بزرگ نبیوں کی گواہی پر ختم ہو جاتا ہے۔ اب سوچو کہ شیث میں اور زروبابل میں کیا نسبت ہے

ہاں وہ اس سلطنت کے درخت کی موٹی جڑ ضرور تھا بس اُسی کا نام
رہ جائے گا
اور لفظ شاراشایو کے معنے ہیں اُس ٹنڈہ کی جڑیں جو زمین کے اندر اِدھر اُدھر
پھیلیں ہیں پس اُن جڑوں میں سے ایک جڑ ہوگی جس سے نصر نکلے گا اور
جہاں سے وہ نصر سر نکالے گا وہ ارض صیاہ ہے یعنے زمین سوکھی پس
اُس سوکھی زمین سے مراد یوسف اور مریم کا گھرانہ تھا اُنکی دنیاوی غریبی اور
ناچاری اور بے سروسامانی کے سبب سے وہ عوام میں سے ایک غریب گھرانہ
تھا اور بڑا ہی عزیز گھرانہ تھا خدا کی نظر میں۔ اب دیکھو یسّی کو نبی نے کٹا ہوا ٹنڈہ بنایا
ہے اور فی الحقیقت اُسوقت وہ کٹا ہوا ٹنڈہ نہ تھا بلکہ ایک سرسبز درخت
تھا ۷۰ برس بعد کٹا ہوا ٹنڈہ ہوگیا۔ پھر اُس ٹنڈہ کی جڑوں کا بیان ہے
جو مٹی میں چار طرف دبی ہیں اور یہ بیان ہے یسّی کی اولاد کا پھر اُن جڑوں
میں سے ایک جڑ کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے اُس سلسلۂ نسبی کا جو زروبابل
سے لے کے یوسف اور مریم تک ہے۔ لفظ جذع یسی سے مریم اور یوسف
کے گھرانے پر خدا سے گواہی ہے کہ وہ خاندان یسی سے ہیں۔ اور
داؤد کو چھوڑ کے یسی کا نام اسلیئے یہاں آیا ہے کہ مسیح کو اُس جگہ تولد
ہونا تھا جہاں یسی مدفون ہے اور اس لیئے بھی کہ جب داؤد سموئیل
نبی کے ہاتھ سے بیت اللحم میں بخانہ یسی مسموح ہوا تھا تو اُس

اختیار کریں پس اے دنیا کے سب خاکسار و خوش و خورم ہو کہ ذوالجلال
تمہاری طرف ہے وہ پہلے تمہارے درمیان آیا اور تمکو عزت بخشی اور
اُسکی اسمیں کچھ عزت کم نہیں ہو گئی

زفقر شوکتِ سلطاں نگشت چیزے کم۔ کلاہِ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید

یہ بھید بھی خدا نے عہد عتیق میں پہلے سے ظاہر کر دیا تھا جو ہمارے
ایمان میں بہت فایدہ بخش ہوا دیکھو یشعیا ۱۱-۱ و ۵۳-۱) چار عبرانی لفظ
ہیں جو بہت فکر کی لایق ہیں جذع یسّی و نصر و شارا شایو د ارض صیاہ
سے لفظ نصر یعنے نازک شاخ مسیح کا ایک نام ہے جسکا ذکر اپنے موقع پر
آئے گا باقی تین لفظ مسیح کے خاندان کی نسبت مرقوم ہیں ان پر غور کرو
جب یشعیا نے یہ لفظ سنائے تھے اُسوقت یہودا کی سلطنت قایم تھی ملکہ ۲۲
میں سے، بادشاہ یعنے بنسی سے صدقیا تک حکومت کرنیوالے باقی تھے تخمیناً
۷۰ ابرس پہلے اس خاندان کے عین عروج کے زمانہ میں اُسنے یوں کہا تھا
کہ اسور کی سلطنت کا جنگل مطلقاً کٹ جائے گا اور یہودا کی سلطنت کا درخت
بھی کٹے گا لیکن اُسکا تنہ یا ٹنڈ زمین میں باقی رہے گا جسمیں سے نصر نکلے گا جذع
یسّی (یعنے یسّی یعنے داؤد کا تنہ یا کٹا ہوا ٹنڈ یسّی کا) مراد آنکہ سلطنتِ داؤد کا درخت
کٹ جائے گا اور اُس کا ٹنڈ جو زمین میں رہے گا اُسکا نام یسّی کا تنہ ہے۔
اور یسّی بادشاہ نہ تھا مگر ایک زمیندار تھا جو بیت اللحم میں مدفون ہے

دسویں فصل

زروبابل سے نیچے کے نام

ابیود الیاقیم عازور صدوق اخیم الیہود الیعزر متہان یعقوب
یوسف (یسوع مسیح ناآدون)

یہ دس نام ابیود سے یوسف تک جو متی رسول نے سلیمانی سلسلہ کے لکھے ہیں ضرور انتخابی ہیں نسب نامہ کے پورے نام ہرگز نہیں ہیں اور رسول نے آپ کہدیا ہے کہ تین حصوں میں اُسنے چودہ چودہ نام لکھے ہیں۔ اسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم سے داؤد تک فی الحقیقت چودہ نام ہیں اور یہ پہلا حصہ ہے پس رسول نے برعایت حصہ اول آیندہ دونو حصوں میں بھی چودہ ہی چودہ نام لکھے اور خاص خاص مشہور لوگونکے نام چُن لیئے دیکھو دوسرے حصہ میں کسقدر نام چھوڑ دیئے ہیں جو عہد عتیق میں موجود ہیں اور شمار کرنے سے معلوم کروگے پھر اس حصہ دویم میں ہم اکی جگہ ۱۳ ہی نام رہجاتے ہیں اسکا سبب تو یہی ہے کہ یہویقیم کا نام کتابت میں کاتب سے رہ گیا ہے حصہ سیوم میں غالباً ۹ یا ۱۰ نام اور ہونگے جو رسول نے چھوڑ دیئے ہیں اور یہ خیال مجھے دو وجہ سے پیدا ہوا ہے

آرڈینیشن کی اصل یہی نصر تھا جو حقیقی سلطنت کے لیئے آنے والا تھا
۔ اِس خبر کے موافق سو برس بعد بنوخد نصر نے آکے سلطنت اسوری اور
سلطنت یہوداکے درختوں کو کاٹ ڈالا تھا (یرمیاہ ۲۲-۳۰ ہوشیع ۶-۱۱)
اسوری سلطنت کا کٹا ہوا جنگل آجتک سرسبز نہوا اور کبھی نہوگا لیکن یہودا
کی سلطنت کا کٹا ہوا ٹُنڈ ہ زرو بابل تک صاف نظر آیا پھر اُس پر مٹی
چھاگئی لیکن خدا کی قدرت سے اُسکی جڑیں تخمیناً پانچسو برس تک مٹی
میں یعنے بحالت غریبی پڑی رہیں اور بعض جڑیں سوکھ بھی گئیں ۔ پھر اُن
جڑوں میں سے ایک جڑ جو خشک زمین میں تھی پھوٹ نکلی اور اُسمیں
سے نصر نکلا یعنے نازک شاخ جو یسوع ناصری کہلاتا ہے اور اُسکی امت
کے لوگ بھی نصرانی کہلاتے ہیں یرمیاہ نبی نے ان لوگوں کو نصریم کہا
تھا (۳۱-۶-۷) اور وہ ہم سب مسیحی ہیں ہمارا پیارا نام نصرانی ہے ہم نصریم
ہیں نصر کے لوگ ہیں

پس اِس گھرانے کی یہ پچھلی غریبی حالت دیکھکے کوئی مغرور آدمی ٹھوکر
نہ کھاوے کیونکہ یہ معاملہ انتظام الہی سے عہدی بندوبست ہے اور مسیح
برحق کی شناخت کے لیئے یہ اچھا نشان تھا جو خدا تعالی نے یشعیاہ کی معرفت
بتلا دیا تھا جسکو مغرور یہودی نہ سمجھے اور آجتک دنیا کے کوتاہ اندیش معرفت
سے بےبہرہ اِس سے ٹھوکر کھاتے ہیں ۔ خدا باطنی تاریکی سے محفوظ رکھے

سمعی[8] متھاتیاس[7] ماحتہ[9] نگئی[10] اسلی[11] ناوم[12] اموص[13] متھاتیاس[14] دویم یوسف[14] دویم ینا[15] لخی[16] بیوہی[17] متھات[18] ہیلی[19] یوسف شوہر مریم یسوع مسیح عورت کی نسل شیطان کا سرکوب)

یہاں یوسف بن یعقوب کو ہیلی کا بیٹا اسلیئے لکھا ہے کہ وہ سچ دااماد ہی بیٹا ہوا ہے اور اُسنے ہیلی پدر مریم کی میراث پائی ہے اور یہ ایسی بات ہے جیسے شلت ایل بن الشیر کو ابن نیری لکھا ہے اور زرو بابل بن فدایاہ کو ابن شلت ایل فقط (ف) ذرا اسبات پر بھی فکر کرنا چاہیئے کہ زرو بابل کے پانچسو برس اوپر سلیمان ہے بیسویں پشت بالامیں اور اُسکی ہیکل ہے = جسکے پانچسو برس نیچے زرو بابل ہے اور اُسکی بھی ایک ہیکل ہے جسکا جلال پہلی ہیکل سے زیادہ ہے ۔ پھر زرو بابل کے نیچے پانچسو برس بعد ٹھیک بیسویں پشت میں مسیح ہے اور ایک روحانی ہیکل ہے جو دو ہیکلوں سے بلند و بالا ہے جسکو اللہ تعالے اسبات کا انکشاف بخشے وہ کہے گا کہ مجھے یسوع مسیح بیر فردوس نظر آتا ہے ۔ یہ معاملہ ایک سایہ تھا آسمان سیوم کا جسکا ذکر پولوس نے کیا ہے

اوّل آنکہ زر و بابل اور مسیح کے درمیان (۵۳۶) برس کا عرصہ ہے اور قاعدہ ہے
کہ فیصدی چار یا ساڑھے تین پشتیں ہو جاتی ہیں اس حساب سے ۱۹ یا ۲۰
پشتیں ہو جاتیں لیکن متی نے صرف دس نام لکھے ہیں تب باقی چھوڑے
گئے ہیں۔ دویم آنکہ ناتن والے نسب نامہ میں لوقا نے زر و بابل کے نیچے
۲۰ پشتیں لکھی ہیں تب وہ پورا نسب نامہ ہوا وقت کے حساب سے

او ر وہ بات کہ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ نسب نامہ بھی یوسف ہی کا ہے
ہیں ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کیونکہ یہ صراحت کے خلاف ہے اور
کہ مریم مبارک کلیسیاء قدیم کے درمیان بنت ہیلی مشہور تھی کیا سبب
ہے کہ ہم اس بات کو قبول نہ کریں صرف یہ کہ یوسف بن ہیلی لکھا ہے لوقا
کے نسب نامہ میں۔ کیا ہم نے کئی جگہ اوپر نہیں دیکھ لیا کہ دامادوں کو بیٹا
لکھا ہے۔ اگر ہم قدیم کلیسیا کے خلاف ہو کے کہیں کہ ہر دو نسب نامے یوسف
کے ہیں اور مریم کا نسب نامہ کوئی نہیں ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ مسیح کا نسب نامہ
کوئی نہیں ہے کیونکہ مسیح ابن مریم ہے نہ ابن یوسف۔ ہمیں مسیح کے جسمانی
خون کا نسب نامہ درکار ہے جو لوقا نے دیا ہے اور وہ خون اباء میں پشت
بہ پشت آیا ہے شرعی فرزندی سے خونی یگانگی نہیں ہوتی ہے اور وہی
دونو نسب ناموں سے مطلوب اور ثابت ہے

نسب نامۂ مریم کے نام جو زر و بابل کے نیچے ہیں ریسا[۱] یوحنا[۲] یودا[۳] یوسف[۴]

اُنسے یہ نسب نامے ان الہامی اشخاص یعنے انجیل نویسونکو پہونچے ہیں اور
بہدایت روح القدس کلام اللہ میں مندرج ہوئے ہیں تاکہ دنیا کے
آخر تک مسیحی لوگوںکے پاس سند رہیں
پھر یہ بات ہے کہ مسیح خداوند کے ہمعصر یہودیوں نے باوجود سخت دشمنی کے
ان نسب ناموں پر اعتراض نہیں کیا اور عہد جدید میں کہیں ذکر نہیں ہے
کہ وہ لوگ مسیح کے ابن داؤد ہونے پریا نسب نامہ پر کچھ بولے ہوں اگر
ان نسب ناموںمیں غلطی ہوتی تو وہ لوگ مسیح کی مسیحیت کا انکار کرنے
کے لیئے یہ موقع ہرگز ہاتھ سے نہ دیتے کیونکہ اسی میں اُنکے لیئے کامل فتحیابی
مسیح پر ہوتی تھی اس لیئے کہ ساری باتوں سے زیادہ تر یہ ضرور ہے کہ
مسیح ابن داؤد ہو پس وہ سب اس معاملہ میں چپ چاپ ہیں اسلیئے
نسب نامجات صحیح اور درست ہیں
اب دنیا میں دور دراز ملک کے باشندے اور دور دراز زمانے کے لوگ
خواہ غیر قوم ہوں خواہ یہودی نسب نامجات پر اعتراض کرنے کے مجاز نہیں
ہیں اور نہ کوئی دانشمند اُنکے اعتراض پر توجہ کریگا۔ انجیل نویسونکی زندگی
میں جبکہ مسیح کے ہمعصر اور ہموطن اور ہم ملک لوگ زندہ تھے اور وہ اپنے
اپنے گھرانوں کے نسب نامے بھی اپنے ہاتھو نمیں رکھتے تھے اور انجیل متی ولوقا
میں اُنہوں نے یہ مسیح کے نسب نامہ بھی دیکھ لیئے تھے پس اُسوقت کاان کا

گیارھویں فصل

فتوی برصحت نسب نامجات

اِن نسب ناموں کی نسبت ہماری پوری تسلی ہے کہ وہ صحیح اور درست ہیں۔ اسلیئے کہ متی و لوقا انکے لکھنے والے مبارک مریم اور مسیح کے رشتہ داروں سے ملنے والے اور ہمعصر اور صاحب الہام مبارک بزرگ ہیں۔ اور اُنھوں نے یوسف اور مریم کے خانگی نسب ناموں سے یہ نسب نامے نقل کیئے ہیں اسطرح پر کہ زروبابل کے نیچے کے نام متی نے خانگی نسب نامہ سے لیئے اور اوپر کے نام عہد عتیق سے۔ اور لوقا نے سارا کرسی نامہ لکھا ہے یوسف و مریم سے لے کے داؤد تک نسب نامہ خانگی سے لیا باقی جنتٹ سپٹوا لیتے عہد عتیق کے ترجمہ یونانی سے لکھا ہے۔ خداوند مسیح کی والدہ ماجدہ بعد صعود جلیل کے مدت تک بگمان بعض ۱۵ برس تک آفسس کی کلیسیا میں رہی تھی اور ظاہر ہے کہ جب مریم و یوسف اسم نویسی کے وقت نام لکھانے کو بیت اللحم میں گئے تھے غیر ممکن ہے کہ بغیر نسب نامجات کے وہاں گئے ہوں ورنہ قبول کیونکر ہو سکتے تھے پس اُنکو اپنے نسب نامجات کا پورا اعتبار تھا اور جب اُنکا اعتبار اِن پر تھا تو ہمارا بھی اعتبار اِن پر ہونا واجب ہے۔

پہچانتا ہے کہ وہ ابن داؤد ہے پھر اُسکی معرفت میں زیادہ ترقی روحانی شناخت سے ہوتی ہے (اعمال ۲-۳۰) پطرس رسول کہتا ہے کہ داؤد کو یہ معلوم تھا کہ مسیح جسم کے رو سے اُسکی نسل ہوگا چنانچہ وہ یہی یسوع ہے۔ اور جسوقت پطرس یہ کہہ رہا تھا اُسوقت (۱۲۰) یہودی مسیحی اور اُنمیں مسیح کی والدہ مریم بھی یہ سنتی تھی اور مان رہے تھے کہ یہ سچ ہے

پھر اُس ملک کے عام لوگ مسیح کو ابن داؤد جانتے اور پکارتے تھے (متی ۱-۲۷ ۹-۴۷ لوقا ۱۸-۳۹) اسلیئے کہ وہ اپنے دیس میں اپنی قومیت سے مشہور تھا۔ اور جب لوگ اُسکو ابن داؤد کہتے تھے وہ مانتا تھا کہ سچ ہے بلکہ اُس نے آپ فرمایا کہ میں داؤد کی اصل اور نسل ہوں (مکا ۲۲-۱۶) اسلیئے شروع سے کلیسیا کا فتوی ہے کہ مسیح ابن داؤد ہے اور کہ یوسف اور مریم ہردو خاندان داؤد سے ہیں فقط

بارھویں فصل

ناصرہ بستی اور مریم و یوسف کا بیان

ناصرہ و نصرت و ناصرت یعنے نصروالا۔ ایک بستی ہے اُسکا وجہ تسمیہ بظاہر معلوم نہیں مگر الہامی اشارات سے پہچان سکتے ہیں کہ جس کسی نے اُس

چپ رہنا اِن مسیحی نسب ناموں کا قبول کرنا تھا

پھر دیکھو کہ اُسی عہد کے وہ مسیحی جو یہودیوں میں سے تھے اور اُسی دیس کے
تھے اِن انجیلوں کو مانتے تھے جنہیں یہ نسب نامے مرقوم ہیں۔ متی نے اپنی
انجیل بملک کنعان خاص یہودیوں کے فایدہ کے لیئے لکھی اور ۱۵ برس وہ
کنعان میں منادی کرتا رہا۔ یہ نسب نامہ اُسنے اسلیئے لکھا تھا کہ یسوع کو
وہی موعود مسیح ثابت کرے اور اُسنے اپنی سب دلیلوں سے پہلے یہی نسب نامہ
بڑی دلیل سمجھ کے پیش کیا ہے اور وہ اس دلیل میں کامیاب بھی ہوا ہے
لوقا نے علاقہ اخیا میں غیر قوموں کے فایدہ کے لیئے اپنی انجیل لکھی تھی دیکھو
وہ کیا لکھتا ہے (لوقا ۱-۳) کہ میں سب کچھ صحیح طور پر دریافت کر کے لکھتا
ہوں پس نسب نامہ بھی صحیح طور پر دریافت کر کے لکھا ہے۔ پھر دیکھو کہ
مسیح کا ہمعصر اور یہودیوں کا جید عالم فاضل باشرع اور اخیا کا شخص
پولوس رسول ہے اور لوقا کی انجیل کو اُسنے یقیناً خوب پڑھ لیا ہے وہ یوں
کہتا ہے (رومی ۱-۳) یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہمارا خداوند جسم کی نسبت داؤد
کی نسل سے ہوا اور روح کی نسبت خدا کا بیٹا ہے (۲ تمطا ۲-۵) یسوع مسیح کو
جو داؤد کی نسل سے ہے یاد رکھ (۲ قر ۵-۱۶) کا مطلب یہ ہے کہ ہمنے یعنے
اُس عہد کی کلیسیا نے یسوع مسیح کو اولاً جسم کی راہ سے پہچانا اور پھر ہم
اُسکو روح کے طور پر پہچانتے ہیں۔ جسم کے طور سے پہچاننا نسب ناموں سے ہے

بہت ہے اور وہاں بہت مسیحی رہتے ہیں کوئی کوئی گھر مسلمان کا
بھی ہے مگر یہودی اب وہاں نہیں ہیں پہلے بہت تھے۔ پہلے وہ
گاؤں اہل یروشلم کی نظروں میں اس لیئے حقیر تھا کہ وہاں کے بعض
باشندوں نے بعض عیدوں کے وقت یروسلم میں آکے دنگہ
فساد کیا تھا اور فی الحقیقت وہ لوگ کچھ کجرو جیسے تھے ایک دفعہ
ہمارے خداوند مسیح کو پہاڑ سے نیچے گراکے مارڈالنا چاہتے تھے
صرف اتنی بات پر جو اُس نے کہی تھی کہ الیشلع کے وقت میں
نعمان غیر قوم کوڑھی نے صحت پائی اور الیاس صرفتا میں کسی بیوہ
کے پاس بھیجا گیا (لوقا ۴ - ۱۶ سے ۳۰) غصہ اس لیئے آیا کہ وہ
غیر قوموں کو برکت ملنے کا ذکر کیوں کرتا ہے یہ جہالت کا تعصب تھا
جیسے بعض دیہاتی قصبوں میں دیکھتے ہو

یوسف اور مریم اور اُن کے بعض دیگر رشتہ دار بھی اس بستی میں
رہتے تھے اگرچہ یہ لوگ داؤد کے بادشاہی گھرانے سے تھے لیکن
مدت دراز سے ان کی شوکت جاتی رہی تھی اور بہیں پشت سے
غریبی آتی چلی گئی یہاں تک کہ اب ان کا گذارہ نجاری کے پیشہ
سے کہ پاک حرفہ ہے آٹھہرا تھا کہ وہ محنت سے روٹی کما کھاتے
تھے جیسے اب تم ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں سنتے اور دیکھتے

بستی کا یہ نام رکھا تھا اُس نے غیبی القا سے یہ نام دیا تھا اگرچہ وہ خود اِس
بھید کو نہ جانتا ہو یا اُسکی مراد کچھ اور ہو مگر خدا نے اپنی پیش بینی سے اُسکے
خیال میں ایسا ڈالا کہ اِس بستی کا نام ناصرہ رکھے اسلیئے کہ وہ نصر کا مسکن
ہوکے ساری دنیا میں مشہور اور خلایق کا زبان زد ہونے والا تھا اور نصر
نام ہے خداوند یسوع مسیح کا (یشعیا ۱۱-۱) یہ بات جو میں اِس بستی کے
نام کی نسبت کہتا ہوں نہایت صحیح اور درست ہے کیونکہ یہ میرا بیان کچھ
اِسی بستی کے نام پر منحصر نہیں بلکہ سارے مقامات مثلاً بیت اللحم
بیت عنیا یروسلم گتسمنی کدرون گلگتھا وغیرہ وغیرہ ایسے نام ہیں کہ اُنکے
معنے مسیحی واقعات کے مناسب ظاہر ہوکے یہ دکھلاتے ہیں کہ وہ سب
نام غیبی انتظام سے رکھے گئے تھے اور یہ ایک اور ہی قسم کی پیشین گوئیاں
ہیں جو مسیح اور مسیحیت کی صداقت پر بدست قدرت لکھی ہوئی بہ ترتیب
نظر آتی ہیں چنانچہ ہر مقام کے نام اور وجہ تسمیہ اور مسیحی واقعہ کا بیان جو
وہاں وقوع میں آیا رسایل آئندہ میں موقع پر سنوگے انشا اللہ تعالےٰ

ناصرہ بستی ملک کنعان صوبہ جلیل میں یروسلم سے تخمیناً ۵۰ میل دور ہے
دریاء جلیل سے ۱۰ میل عکا شہر سے ۲۰ میل کوہ تبور اور قانا سے ۶ میل ہے
پہلے وہ ایک اچھا گاؤں تھا اب وہ قصبہ سا ہے خوبصورت اور پردلچسپ
جگہ ہے عمارتیں عمدہ اور خوشنما ہیں پہاڑ نزدیک ہے پھول پھلواری

اور حنہ کا بیان ہیکل میں جا کے سنا پھر مجوسیوں کو سجدہ کرتے دیکھا اور خدا سے حکم پا کے مصر کو دوڑ گیا اور پھر بلانے سے آیا اور ہم ۱۲ برس تک برابر خدمت ہی خدمت دیکھتے ہیں کیا ان سب خدمتوں کے لیئے اور اُس ایمان کے لیئے جو اُس میں تھا اُس کے لیئے بڑا اجر نہ ہوگا۔ اگر یوحنا بپتسما دینے والا مسیح کا پیشرو نبی ہو کے سب نبیوں میں بڑا ہے تو یوسف راستباز حضوری کا باپ ہو کے سب ابا میں کس قدر معظم ہوگا اُس کی حضوری میں جو ایک پیالہ پانی کا بھی اجر دیتا ہے

(ف) عہد عتیق میں تین قسم کے وعدے مسیح کی نسبت مرقوم ہیں اوّل آنکہ وہ عورت کی نسل ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ اُس کی پیدائش میں مطلقاً مرد کو دخل نہیں ہے وہ صرف عورت سے پیدا ہوگا۔ دویم آنکہ وہ ابن ابراہیم و ابن داؤد ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اِن لوگوں کی نسل سے ہونا چاہیئے۔ سیوم آنکہ وہ صبح یہواہ ہے (یشعیاہ ۴ - ۲) یعنے یہواہ کی شاخ اور اس کے معنے یہی ہیں کہ اُس کو خدا تعالے کی ذات میں سے نکل کے آنا چاہیئے = بدنیتی اور خود غرضی سے جو بے جا و بعید تاویلات کی جائیں اُن کا تو میں ہرگز قایل نہیں ہوں

ہو کہ شاہان قدیم کی اولاد میں سے کس قدر لوگ پیشہ ور بلکہ
محتاج فقیر اور آوارہ ہیں) لیکن یہ گھرانا نیک پاک خدا ترس
لوگوں کا تھا اور خدا کی نگاہ میں بڑا قیمتی اور معزز خاندان تھا۔
دیکھو مریم کی نسبت لکھا ہے اُسے مقبولہ سب عورتوں میں مبارک
یوسف کی نسبت لکھا ہے راستباز۔ اور کچھ اُس کی نسبت نہیں
لکھا اس لیئے کہ اُس کے ذکر کا کوئی موقع نہیں آیا تو بھی ہم مسیحی
لوگوں کو چاہیئے کہ ہم اُس کو ادب اور عزت سے یاد کریں اسلیئے
کہ وہ خداوند مسیح کا باپ کہلایا اور یقیناً شرعی باپ ہوا نہ جسمانی
اور اسی کے وسیلہ سے داؤدی وراثت جو دست بدست آئی
مسیح کو ظاہری طور سے پہونچی۔ اور خدا نے اپنا بیٹا یسوع
اُس کی گود میں دیا اور اُس نے مسیح کی خدمت ایام طفلی میں
بہت ادب اور عزت سے کی۔ اور جب مسیح ۱۲ برس کا تھا
اور یروسلم میں رہ گیا تھا تو اس یوسف کا دل بھی مسیح کے لیئے
مثل والدہ کے غمگین تھا مسیح کی محبت اور عزت اس کے دل
میں بہت تھی۔ اُس پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ مریم کا حمل اللہ
پاک کی روح کی قدرت اور سایہ سے ہے پھر اُس نے گڈریوں
کی باتیں اپنے کانوں سے سامنے کھڑے ہو کے سنیں اور شمعون

اور خدا تعالےٰ اپنے وعدوں میں صادق ٹھہرا۔ مسیح سے آگے
جسمانی سلسلہ نہیں چلتا کیونکہ اُس سے یعنے یسوع مسیح سے
جو فی الحقیقت دوسرا آدم ہے دوسری قسم کی نسل چلنی شروع
ہوئی ہے جس کو روحانی نسل کہتے ہیں جس کی پہلے سے
خدا تعالےٰ نے خبر دی تھی (یشعیا ۵۳ - ۱۰) کو بغور پڑہو۔
اور یہ روحانی نسل اس طرح ہوتی ہے کہ یسوع مسیح سے جو
نیا آدم ہے مسیحی مومنین اپنی روحوں میں بوسیلہ ایمانی پیوستگی
کے نیا تولد حاصل کرتے ہیں کہ مسیح کی صلیبی موت کی تاثیر
سے وہ پورانی انسانیت جو آدم اول سے اُن میں تھی مرجاتی
ہے اور مسیح کی قیامت کی تاثیر سے جو اُس کی موت اور
دفن کے تیسرے دن ہوئی تھی اِن مومنین میں نئی زندگی
اثر کرتی ہے اور یوں وہ نئی قسم کے انسان ہو جاتے ہیں
اور اُنکے حواس بھی نئے ہوتے ہیں اور وہ مسیح کی نسل ٹھہرتے ہیں کیونکہ اِس نئے
جنم کا اصلی سبب مسیح کا تولد و تجسم اور موت وقیامت
ہے اور یہ تاثیرات جو اِن مومنین میں ہوتی ہیں خدا کی
مرضی اور ارادہ سے ہیں اِس لیئے یہ کام خدا کا ہے جو انہیں
ہوتا ہے آدمی کا کام یہ ہے کہ ایمان لاکے آپ کو مسیح کے

اور نہ اُن سے دلی انصاف کا منہہ بند ہو سکتا ہے اب فرمایئے
کہ اِن تین باتوں کا اجتماع ایک ہی شخص میں کیونکر ہو سکتا ہے
اور ضرور ہے کہ مسیح میں اِن کا اجتماع ہو کیونکہ خدا نے فرمایا
ہے کہ مسیح ایسا ہوگا

جس نے ایسا فرمایا تھا اُسی نے اِن باتوں کو مسیح کی ذات
میں یوں جمع کیا۔ کہ وہ یوسف بن داؤد کا شرعی فرزند اور
مریم بنت داؤد کا جسمانی فرزند بلاواسطۂ مرد ہو کے عورت کی
نسل بھی ہو اور ابن داؤد بھی ہو اور وہ ایک انسان بنا اور
پھر وہ مجسم کلمہ ہے کہ وہ کلمہ خدا تعالےٰ ہے وہ یہ واضح
ہوا کہ میں خدا سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں پس وہ خدائے
مجسم ہے یعنے خدا اور انسان اور وہ تینوں وعدے اُسمیں
مکمل ہیں وہی ہمارا معبود اور مسجود ہے

(ف) مسیح کا آبائی سلسلہ عہد آدم سے چلکے یوسف اور
مریم تک پہونچا اور مسیح موعود جو ظاہر ہوا اُس نے بدن
مریم سے لیا اور اُس کی روح خدا کی روح سے موجود
ہوئی اور اُس نے داؤدی میراث اپنے شرعی باپ یوسف
سے پائی پس اب آئندہ کے لیئے جسمانی سلسلہ ختم ہوگیا اور

فہرست مضامین کتاب تواریخ المسیح حصہ اول

فہرست	مضامین	صفحہ

سپرد کرے اُس کا کام ہے کہ اُس کو قبول کر کے نیا جنم بخش دے ہیں جنھوں نے یہ نیا جنم پایا مسیح سے پایا ہے اور وہی حقیقی مسیحی اور خدا کے لیپالک فرزند ہیں اور خدا کی روح اُن میں اپنا کام ہمیشہ کیا کرتی ہے - یہ مقام بہت تفصیل طلب ہے آئندہ کو اس کے موقع پر اس کا بیان آوے گا فقط

والسلام عماد الدین لاہز

فہرست کتب

مصنفہٗ ریورنڈ عماد الدین ڈی ڈی

واقعات عمادیہ

تحقیق الایمان

ہدایت المسلمین

حقیقی عرفان

اتفاقی مباحثہ

نغمہ طنبوری

تواریخ محمدی

تعلیم محمدی

آثار قیامت

رسالہ مَنْ انا

قصۂ تمثیل

تقلیعات التعلیمات

۵ لکچر دربارہ خداشناسی

تنقید الخیالات ۴ رسالے

تفسیر مکاشفات

انجام مباحثہ

مختصر تواریخ ہندوستان

کوائف الصحایف

انتساب العماد

مرأۃ الانسان

تفتیش الاولیا

تواریخ المسیح حصۂ اول

تفسیر انجیل متی

تفسیر کتاب اعمال

تفسیر انجیل یوحنا

یہ تین کتابیں ریورنڈ آر کلارک اور مولوی صاحب نے ملکے لکھی ہیں۔ اور یہ سب کتابیں لاہور میں مل سکتی ہیں جسکا جی چاہے وہاں سے منگوا لے۔